SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT

تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com

ایڈیٹران چیف :قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:09 / Issue : 55 Tuesday 27th October 2026 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلدنمبر۹،شمارہ نمبر ۵۵ رمورخہ ۲۷ ر اکتوبر ۲۰۲۶ء، بروزمنگل، ۱۵ رجمادی الاول ر ۱۴۴۸ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات:۴

مکہ دفاعی اتحاد کے اعلیٰ سطحی وفد کی تہران میں ایرانی قیادت سے ملاقاتیں، علاقائی کشیدگی کم کرنے پر زور

تہران، 26 اکتوبر 2026ء ایجنسی مشرقِ وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان سعودی عرب، پاکستان اور ترکیہ کے اعلیٰ سطحی حکام نے پیر کے روز ایران کے دارالحکومت تہران میں ایرانی قیادت سے ملاقاتیں کیں۔ ان مذاکرات کا مقصد ایران اور امریکہ کے درمیان بڑھتے ہوئے تنازع کو کم کرنا، یمن کے حوثی حملوں سے پیدا ہونے والی کشیدگی پر قابو پانا اور خطے میں امن و استحکام کے لیے سفارتی کوششوں کو آگے بڑھانا ہے۔ الجزیرہ اور رائٹرز کی رپورٹس کے مطابق، یہ مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے کے تینوں رکن ممالک اور ایران کے درمیان حالیہ کشیدگی کے دوران اہم اعلیٰ سطحی رابطہ ہے۔ مذاکرات میں کون کون شریک ہوا؟ سعودی عرب کی نمائندگی وزیر دفاع شہزادہ خالد بن سلمان، پاکستان کی نمائندگی چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر اور ترکیہ کی نمائندگی انٹیلی جنس چیف ابراہیم قالن نے کی۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان اور دیگر اعلیٰ حکام سے بھی ملاقاتوں کی اطلاع دی گئی ہے۔ ایرانی قومی سلامتی کونسل کے سکریٹری محسن رضائی سمیت اعلیٰ ایرانی عہدیداروں کے ساتھ علاقائی سلامتی کے معاملات زیرِ بحث آئے۔ مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ کیا ہے؟ سعودی عرب، پاکستان اور ترکیہ نے 7 اگست 2026ء کو مکہ مکرمہ میں مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ اس معاہدے کے تحت تینوں ممالک نے اس اصول پر اتفاق کیا کہ کسی ایک رکن ملک پر مسلح حملے کو تینوں ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ اس معاہدے کا بنیادی مقصد اجتماعی دفاع کو مضبوط بنانا، دفاعی تعاون بڑھانا اور خطے میں امن و استحکام کے لیے مشترکہ کوششیں کرنا ہے۔

مذاکرات کے اہم نکاتمذاکرات میں ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی کم کرنے، یمن میں حوثی حملوں سے پیدا ہونے والے خطرات، علاقائی سلامتی کے مشترکہ نظام اور سفارتی ذرائع سے تنازعات کے حل پر توجہ دی گئی۔ سعودی حکام کے مطابق، اس دورے کا مقصد بحران میں کمی لانا، مذاکرات کو فروغ دینا اور قطر و پاکستان کی ثالثی کی کوششوں کی حمایت کرنا ہے۔ علاقائی امن کے لیے اہم سفارتی کوششایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی اور سعودی عرب پر حوثی حملوں کے تناظر میں ان مذاکرات کو اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ تاہم، مذاکرات کے نتیجے میں کسی حتمی معاہدے یا کشیدگی میں مستقل کمی کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ خطے کی صورتِ حال بدستور حساس ہے اور آئندہ پیش رفت کا انحصار متعلقہ ممالک کے سفارتی اقدامات اور مذاکرات کے نتائج پر ہوگا۔

درختوں کی کٹائی کورونا سے بھی زیادہ خطرناک بیماری ہے، تھالیاں اور برتن بجا کر درخت کاٹنے والوں کو بھگا دیں: اداکار سیاجی شندے

کرجت۔ بھیم شنکر علاقے میں درختوں کی کٹائی کی شدید مخالفت، 23 ہزار درختوں کو بچانے کے لیے ماحولیاتی کارکنوں کا احتجاج ممبئی سے ضمیر قاضی کی رپورٹ ممبئی: معروف اداکار اور ماحولیاتی تحفظ کے سرگرم کارکن سیاجی شندے نے پیر کے روز درختوں کی کٹائی کے خلاف سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی درخت کاٹنے آئے تو اسے کورونا سے بھی زیادہ خطرناک بیماری سمجھیں اور ہاتھوں میں تھالیاں اور برتن لے کر زور زور سے بجائیں اور درخت کاٹنے والوں کو وہاں سے بھگا دیں۔ رائے گڑھ ضلع کے کرجت۔ بھیم شنکر علاقے میں توانائی کے ایک منصوبے کے لیے تقریباً 23 ہزار درخت کاٹے جانے کی تجویز ہے۔ اس فیصلے کے خلاف مقامی باشندوں، ماحولیات کے تحفظ کے لیے کام کرنے والی تنظیموں اور حزب اختلاف کی سیاسی جماعتوں کی جانب سے شدید احتجاج کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں اداکار سیاجی شندے نے پیر کے روز ممبئی مراٹھی پتر کار پریشد میں مختلف ماحولیاتی تنظیموں کے نمائندوں کے ہمراہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور کرجت میں درختوں کی کٹائی کے حکومتی فیصلے کی سخت مخالفت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اب ایک بھی درخت کاٹنے نہیں دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ گجرات کی ٹورینٹ کمپنی کے توانائی منصوبے کے لیے درختوں کی کٹائی کی جا رہی ہے، لیکن ہم اس منصوبے کے لیے ایک بھی درخت کاٹنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اگر کوئی درخت کاٹنے آئے تو اسے کورونا سے بھی خطرناک بیماری سمجھیں اور تھالیاں اور برتن بجا کر وہاں سے بھگا دیں۔ سیاجی شندے نے کہا کہ سہیادری پہاڑی سلسلہ دنیا کے قدرتی عجائبات میں سے ایک ہے۔ یہاں کے جنگلات ہزاروں جانوروں اور پرندوں کا مسکن ہیں۔ ان کے گھروں کو تباہ کرکے آخر ہم کون سی ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے سوال کیا کہ ترقیاتی منصوبوں کے نام پر زمینیں حاصل کرکے مقامی باشندوں کی آنے والی نسلوں کو بے سہارا بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ترقیاتی منصوبوں کے نام پر اسی طرح درختوں کی کٹائی جاری رہی تو اسے ترقی نہیں بلکہ تباہی سمجھنا چاہیے۔ ہمارا مطالبہ صرف اتنا ہے کہ ایک بھی درخت کاٹے بغیر منصوبہ مکمل کیا جائے۔ ہمیں ترقیاتی منصوبوں سے کوئی اعتراض

(ممبئی سے ضمیر قاضی کی رپورٹ)

نہیں، لیکن ماحولیات کی تباہی کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی۔ سیاجی شندے نے کہا کہ دنیا میں صرف 18 فیصد جنگلات باقی رہ گئے ہیں، جبکہ جنگلات کا رقبہ بڑھا کر 33 فیصد تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ جنگلات میں اضافہ کرنے کے بجائے موجودہ درختوں کو بھی بے دردی سے کاٹا جا رہا ہے۔ ایک بھی درخت کاٹنے نہیں دیا جائے گا سیاجی شندے نے بھیم شنکر کے جنگلات میں پائے جانے والے مہاراشٹر کے ریاستی جانور دیوہیکل گلہری، جسے مقامی زبان میں شیکرو کہا جاتا ہے، کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ جانور بھیم شنکر کی محفوظ جنگلاتی پناہ گاہ میں رہتا ہے۔ لیکن اسے یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اسے صرف بھیم شنکر کے جنگلات میں رہنا ہے اور قریب کے کرجت علاقے میں نہیں جانا؟ جانوروں اور پرندوں کے لیے انسانوں کی مقرر کردہ سرحدوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ انہوں نے سوال کیا کہ جنگلی جانوروں اور پرندوں کے قدرتی گھروں کو تباہ کر کے ہم آخر کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ سو سے ڈیڑھ سو سال پرانے درختوں کو کاٹنا کس طرح کی ترقی ہے؟ انہوں نے واضح کیا کہ آئندہ ٹورینٹ جیسے کسی بھی منصوبے کے لیے درختوں کی کٹائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ ترقیاتی منصوبے ضرور بنائے جائیں، لیکن موجودہ ماحولیاتی نظام کو نقصان پہنچائے بغیر ان پر عمل کیا جائے۔ سیاجی شندے نے حکومت سے سوال کیا کہ کیا عوام نے آپ کو ماحولیات کو تباہ کرنے کے لیے منتخب کیا ہے؟ ہمارا صرف اتنا مطالبہ ہے کہ برسوں پرانے بڑے درختوں کو نہ کاٹا جائے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ماحولیات کے تحفظ کے لیے 'سیوسہیادری' کے نام سے ایک تنظیم قائم کی جا رہی ہے، جس میں ایک لاکھ نوجوانوں اور بچوں کو شامل کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس تنظیم کے ذریعے سہیادری کے جنگلات اور قدرتی ماحول کو نقصان پہنچانے والے منصوبوں کے خلاف بھرپور جدوجہد کی جائے گی۔ ریاست میں لاکھوں درختوں کی کٹائی کا خدشہ پریس کانفرنس میں موجود مختلف ماحولیاتی کارکنوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ناسک میں ہزاروں درخت کاٹے جا رہے ہیں، جبکہ شکتی پیٹھ منصوبے کے لیے بھی بڑی تعداد میں درختوں کی کٹائی کی جا رہی ہے۔ ماحولیاتی کارکنوں کے مطابق پال گھر کے ایم آئی ڈی سی منصوبے کے لیے تقریباً پانچ لاکھ درخت کاٹے جانے کی تجویز ہے، جبکہ شیرود علاقے میں تقریباً 70 ہزار درختوں کی کٹائی کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ریاست کے مختلف ترقیاتی منصوبوں کے لیے مجموعی طور پر تقریباً دس لاکھ درخت کاٹے جانے والے ہیں۔ یہ اعداد و شمار سرکاری معلومات پر مبنی ہیں، تاہم ماحولیاتی کارکنوں کو شبہ ہے کہ حقیقت میں اس سے تین گنا زیادہ درخت کاٹے جا سکتے ہیں۔

جیو آئی پی نے تاریخ رقم کی 38.1 کروڑ سے زیادہ درخواستیں اور 22 گنا سے زیادہ سبسکرپشن

اینکر سمیت تقریباً 40.7 لاکھ کروڑ کی بولیاں، سرمایہ کاروں کی زبردست مانگ

ممبئی نمائندہ خصوصی، 26 اکتوبر، 2026۔ ملک کے سب سے بڑے جیو آئی پی او نے تاریخی کلازنگ کے ساتھ عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔ جیو پلیٹ فارمز کے 213,30 کروڑ روپے کے آئی پی او کو تین دنوں میں 38.1 کروڑ سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں، جو دنیا میں کسی بھی آئی پی او کے لیے موصول ہونے والی سب سے زیادہ درخواستیں ہیں۔ جمعہ کی شام 7 بجے بولی بند ہونے تک، آئی پی او 22 بار اوور سبسکرائب ہو چکا تھا۔ اینکر اور غیر اینکر سرمایہ کاروں کی کل بولیاں تقریباً 40.7 لاکھ روپے کروڑ تک پہنچ گئیں۔ اس میں غیر اینکر سرمایہ کاروں سے تقریباً 90.4 لاکھ کروڑ اروپے ور اینکر سرمایہ کاروں سے تقریباً 50.2 لاکھ کروڑ روپے کی مانگ شامل ہے۔ خوردہ سرمایہ کاروں میں بھی جیو آئی پی او میں حصص کے لیے شدید مقابلہ دیکھنے میں آیا۔ خوردہ زمرے میں تقریباً 85 ملین شیئرز دستیاب تھے، لیکن 230 ملین سے زائد شیئرز کے لیے بولیاں موصول ہوئیں۔ اس کا مطلب ہے کہ طلب دستیاب حصص کی تعداد سے 72.2 گنا زیادہ تھی۔ اب سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کتنے سرمایہ کار حصص وصول کریں گے؟ تاہم، یہ سبسکرپشن تناسب براہ راست الاٹمنٹ کے امکان کی نشاندہی نہیں کرتا ہے۔ حصص درست درخواستوں، کم از کم لاٹس، اور قابل اطلاق الاٹمنٹ کے عمل کی بنیاد پر مختص کیے جائیں گے۔ بڑے ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (کیو آئی بی) کی کیٹیگری 55.70 گنا سبسکرائب ہوئی۔ غیر ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (NII) کا زمرہ 14 بار، ریلائنس کے شیئر ہولڈر کوٹہ 60.7 گنا، اور ملازمین کا کوٹہ 93.2 بار بھرا گیا۔ سرمایہ کار اب حصص کی الاٹمنٹ پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ شیڈول کے مطابق، الاٹمنٹ کو 26 اکتوبر کو حتمی شکل دی جائے گی، 27 اکتوبر کو حصص ڈیمیٹ اکاؤنٹس میں جمع کیے جائیں گے، اور جیو پلیٹ فارمز کو بی ایس ای اور این ایس ای اور پر 28 اکتوبر کو درج کیا جائے گا۔ جیو آئی پی او نے بڑے مارجن سے درخواستوں کی تعداد کا پچھلا ریکارڈ بھی توڑ دیا۔ اس سے پہلے، وارنی انرجیز کے پاس سب سے زیادہ درخواستوں کا ریکارڈ تھا۔ اکتوبر 2024 میں اس کے آئی پی او کو 34.97 لاکھ درخواستیں موصول ہوئیں۔ جیو کو اس سے تقریباً 42٪ زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں۔ جیو آئی پی او کو پہلے دن تقریباً 05.3 ملین درخواستیں موصول ہوئیں، جبکہ دوسرے دن کے اختتام تک یہ تعداد 5.7 ملین سے تجاوز کر گئی۔ تیسرے دن 38.1 کروڑ سے زیادہ درخواستیں دیکھی گئیں۔ جیو آئی پی او کا اختتامی دن ایک اور وجہ سے خاص تھا۔ جمعہ، 23 اکتوبر، جیو پلیٹ فارمز کے مینیجنگ ڈائریکٹر آکاش امبانی کی سالگرہ بھی تھی۔ دنیا کے سب سے زیادہ سبسکرائب شدہ آئی پی او کی تاریخی بولی اسی دن ختم ہوگئی۔

بورفڈی کے اسکول کی عمارت کے لیے ڈاکٹر ارون گھوگے واہلیہ کی جانب سے 10 ہزار اینٹوں کا عطیہ

سرپنچ کیلاش گھوگے کے تصور کے تحت عوامی تعاون سے اسکول کی تعمیر؛ ڈاکٹر ارون گھوگے اور ڈاکٹر جئے شری گھوگے کا تعلیمی ترقی میں اہم تعاون

بیڑ (نمائندہ): دیہی علاقوں کے طلبہ کو معیاری تعلیمی سہولیات فراہم کرنے اور ان کے لیے تعلیم کے سازگار ماحول کی فراہمی کے مقصد سے سرپنچ کیلاش گھوگے کے تصور کے تحت موضع بورفڈی کے ضلع پریشد پرائمری اسکول میں نئے جماعتی کمروں کی تعمیر عوامی تعاون سے کی جا رہی ہے۔ اس تعلیمی مہم میں گاؤں کے سپوت اور میڈیکل افسر ڈاکٹر ارون گھوگے اور ڈاکٹر جئے شری ارون گھوگے نے مشترکہ طور پر 10 ہزار اینٹوں کا عطیہ دیا ہے۔ ان کے اس تعاون سے اسکول کی تعمیر میں نمایاں مدد ملی ہے، جس پر گاؤں کے باشندوں اور تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے افراد کی جانب سے ان کے جذبۂ سخاوت کو سراہا جا رہا ہے۔ اسکول محض چار دیواری پر مشتمل عمارت نہیں ہوتا، بلکہ یہ علم کا ایسا مرکز ہے جو طلبہ کے خوابوں کو حقیقت کا روپ دینے اور ان کے روشن مستقبل کی بنیاد رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دیہی علاقوں کے طلبہ کو بہتر تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کے مقصد سے بورفڈی میں اسکول کے نئے کمروں کی تعمیر شروع کی گئی ہے۔ سرپنچ کیلاش گھوگے نے اس کام کے لیے پہل کی ہے اور گاؤں کے باشندوں اور تعلیم دوست افراد کے تعاون سے یہ مہم آگے بڑھ رہی ہے۔ اس تعلیمی کام میں ڈاکٹر ارون گھوگے اور ڈاکٹر جئے شری ارون گھوگے کی جانب سے دی گئی 10 ہزار اینٹوں کی امداد خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ ان کے اس تعاون سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ معاشرے کی آنے والی نسل کی تعلیم کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ اسکول کی تعمیر کے لیے ان کی اس مدد پر اسکول انتظامیہ اور گاؤں کے باشندوں نے ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ طلبہ کی تعلیمی ترقی کے لیے ہر اینٹ اہم ہے اسکول کی عمارت کے لیے عطیہ کی گئی ہر اینٹ محض تعمیراتی سامان نہیں، بلکہ طلبہ کے مستقبل کی تعمیر میں ایک اہم حصہ ہے۔ عوامی تعاون سے جاری یہ مہم گاؤں کے باشندوں میں تعلیم کے تئیں بیداری اور سماجی ذمہ داری کے جذبے کو مزید مضبوط بنا رہی ہے۔ ڈاکٹر ارون گھوگے اور ڈاکٹر جئے شری گھوگے کے اس تعاون سے دیگر مخیر حضرات، سابق طلبہ اور تعلیم دوست افراد کو بھی اسکول کی ترقی کے لیے آگے آنے کی ترغیب مل سکتی ہے۔ بورفڈی میں جاری اس مہم سے اسکول کی بنیادی سہولیات میں اضافہ ہوگا اور طلبہ کو بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنے کی کوششوں کو تقویت ملے گی۔ اسکول کی ترقی میں تعاون کرنے والے ڈاکٹر ارون گھوگے اور ڈاکٹر جئے شری گھوگے، اس کام کے لیے پہل کرنے والے سرپنچ کیلاش گھوگے، نیز تعاون کرنے والے تمام گاؤں کے باشندوں اور تعلیم دوست افراد کا اسکول انتظامیہ کی جانب سے شکریہ ادا کیا گیا۔ عوامی تعاون سے تعمیر ہونے والا بورفڈی کا یہ علم کا مرکز گاؤں کی ترقی، سخاوت اور تعلیم کے تئیں سماجی ذمہ داری کی ایک روشن مثال بن رہا ہے۔

دہلی میں مقابلے کے لیے منتخب ہونے والے کھوکھو کھلاڑیوں کو ڈاکٹر یوگیش شِرساگر دیں گے کٹ

بیڑ میں ریاستی سطح کے مرد و خواتین کھو کھو انتخابی ٹرائل مقابلوں کا افتتاح

بیڑ (نمائندہ): 26 اکتوبر: دہلی میں منعقد ہونے والے کھوکھو مقابلوں کے لیے منتخب ہونے والے کھلاڑیوں کو بی جے پی رہنما ڈاکٹر یوگیش شِرساگر کی جانب سے کھوکھو کِٹ فراہم کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ کھلاڑی محنت اور عزم کے بل بوتے پر ضلع بیڑ کا نام روشن کریں، یہ توقع ڈاکٹر شِرساگر نے ظاہر کی۔ شہر کے چھترپتی شیواجی مہاراج ضلع اسپورٹس کمپلیکس میں کھوکھو مہاراشٹر ایسوسی ایشن اور کھو کھو بیڑ ایسوسی ایشن کے مشترکہ تعاون سے ریاستی سطح کے مرد و خواتین کھوکھو انتخابی ٹرائل مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر یوگیش شِرساگر موجود تھے اور ان کے ہاتھوں مقابلوں کا افتتاح عمل میں آیا۔ انہوں نے شرکت کرنے والے کھلاڑیوں کو مستقبل میں بہتر کارکردگی کے لیے نیک خواہشات پیش کیں۔ ڈاکٹر شِرساگر نے کہا کہ کھلاڑیوں کو مناسب مواقع اور حوصلہ افزائی حاصل ہو تو وہ کھیل کے میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ ضلع بیڑ کے کھلاڑی مسلسل مشق، محنت اور عزم کے ذریعے کامیابی کی نئی بلندیاں حاصل کریں۔ اس موقع پر انہوں نے اعلان کیا کہ دہلی میں ہونے والے مقابلوں کے لیے منتخب کھلاڑیوں کو کھوکھو کِٹ فراہم کی جائے گی۔ تقریب میں کھوکھو مہاراشٹر ایسوسی ایشن کے صدر گنگادھر موڈالے، سکریٹری سریندر گاندھی، اجے پوار، کارپوریٹر شبھم دھوت، نتن ساکھرے، راہل گرکھڈے، بی جے پی یووا مورچہ کے بیڑ شہر صدر شبھم کاتانگلے، کھوکھو مہاراشٹر ایسوسی ایشن کے خزانچی بھیشن پاٹل، معاون سکریٹری امیت بھنڈاری، منتظم پروفیسر تاناجی آگلے، پروفیسر روی شندے، تاناجی میٹے سمیت متعدد معززین اور کھلاڑی بڑی تعداد میں موجود تھے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے :::: بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

بیڑ کے شہریوں کی جانب سے آنجہانی نانا پاٹیکر کو پُرنم خراجِ عقیدت

بیڑ (نمائندہ): نرگس ایک خوبصورت پھول ہے، لیکن اس کی خوبصورتی کو حقیقی معنوں میں پہچاننے والا قدردان بڑی مشکل سے ملتا ہے۔ اسی طرح دنیا میں بے شمار باصلاحیت، ذہین اور باکمال شخصیات جنم لیتی ہیں، مگر ان کی صلاحیتوں کو پہچاننے، ان کی قدر کرنے اور انہیں ان کا جائز مقام دلانے والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ دیدہ ور صرف وہ نہیں جو آنکھوں سے دیکھتا ہو، بلکہ وہ شخص ہوتا ہے جو کسی انسان کی غیر معمولی صلاحیتوں، ذہانت، دوراندیشی اور کارکردگی کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ نانا پاٹیکر بھی ایسی ہی ایک دیدہ ور شخصیت تھے۔ مہاراشٹر کی سماجی تعمیر و ترقی میں ان کا اہم کردار رہا۔ وہ ایک بہترین اداکار ہونے کے ساتھ ساتھ محروم اور پسماندہ طبقات کی مدد کے لیے بے لوث انداز میں آگے آنے والے رہنما بھی تھے۔ ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بیڑ کے شہریوں نے آنجہانی نانا پاٹیکر کو پُرنم خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مہاراشٹر راجیہ مراٹھی پترکار سنگھ، ممبئی، شانتی وَن (آروی) اور ساتوکم کے مشترکہ تعاون سے تعزیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ نیل کمل کے ہال میں نانا پاٹیکر کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے شہریوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ اس موقع پر صحافیوں، سماجی اداروں کے نمائندوں، ادیبوں، فنکاروں، موسیقاروں، وکلا، ڈاکٹروں، تاجروں، سیاسی کارکنوں اور خواتین کے نمائندوں نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ شانتی وَن کے بانی دیپک کا ناگرگوجے کی پہل اور احساسِ ذمہ داری کے نتیجے میں یہ تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ درحقیقت آنجہانی نانا پاٹیکر نے ضلع بیڑ میں بڑے پیمانے پر سماجی خدمات انجام دی تھیں۔ اگرچہ بیڑ ان کی جائے پیدائش نہیں تھا، لیکن اسے ان کی عملی جدوجہد اور سماجی خدمات کی سرزمین یعنی کرم بھومی کے طور پر پہچانا گیا۔ افسوس کی بات ہے کہ ان کے انتقال کے بعد عوامی سطح پر تعزیتی اجلاس منعقد کرنے اور ان کی یادوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے کوئی آگے نہیں آیا۔ سیاسی نمائندوں اور انتظامی افسران کو اس سلسلے میں پہل

کرنی چاہیے تھی، لیکن شاید سماجی احساسات کی کمی یا نانا پاٹیکر کے نام سے سیاسی فائدہ نہ ملنے کے سبب انہیں فراموش کر دیا گیا۔ تاہم دیپک ناگرگوجے نے نانا پاٹیکر کے مشن سے اپنی وابستگی کا ثبوت دیتے ہوئے اس اجلاس کا اہتمام کیا۔ مہاراشٹر راجیہ مراٹھی پترکار سنگھ اور ساتوکم نے بھی اس میں تعاون کیا، جس سے متعدد افراد کو نانا پاٹیکر کے تئیں اپنے جذبات اور عقیدت کے اظہار کا موقع ملا۔ اس پروگرام کی صدارت مہاراشٹر راجیہ مراٹھی پترکار سنگھ، ممبئی کے ریاستی صدر وسنت راؤمنڈے نے کی۔ اہم شرکاء میں معروف سوشلسٹ رہنما پروفیسر سشیلا تائی مورالے، مؤرخ اور محقق ڈاکٹر ستیش سالونکے، اداکار ڈاکٹر سدھیر نکم، کرشی بھوشن شیورام گھوڑکے، روزنامہ دیویہ لوک پربھا کے مدیر سنتوش مانورکر، روزنامہ لوک پرشن کے مدیر دلیپ کھستی اور بزرگ سماجی کارکن دتہ بارگجے شامل تھے۔ اس موقع پر ضلع پریشد بیڑ کے سابق چیئرمین سنتوش ہانگے، مدیر وبھو سوامی، شاعر اننت سوتنا سے، نیہا صابڑے، اشوک تانگڑے، گوتم کھٹوڑ، پرتیک کامبلے، بھارت انا لوگے، سریش سالونکے، راجندر آمٹے، بھاگوت تاورے، وجے ناتھ نانا مسال، اداکار سنتوش وارے، شیواجی واٹمورے، سنجے پاٹل دیوالنگر، سنتوش گرجے، سریش راج ہنس، ڈی۔ جی۔ تانڈلے، دیوی داس گرکل، سودام کاکڑے، شیواجی مسال، منا پھڑ سمیت دیگر افراد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تمام معززین نے نانا پاٹیکر کی زندگی اور خدمات پر روشنی ڈالی۔ ان کی فلمی زندگی کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ مقررین نے اس بات پر خصوصی زور دیا کہ ان کی سماجی خدمات غیر معمولی اہمیت کی حامل تھیں۔ 'نام فاؤنڈیشن' کے ذریعے نانا پاٹیکر اور مکرند انسپُرے نے پورے مہاراشٹر میں سماجی خدمت کا ایک بڑا مشن چلایا، جس کے تحت ضلع بیڑ میں بھی بڑے پیمانے پر کام کیا گیا۔ بیوہ خواتین میں ضروری اشیاء کی تقسیم، گنے کی کٹائی کرنے والے مزدوروں کے بچوں کے لیے ہاسٹل کی تعمیر کے منصوبے، دریاؤں کی تہہ گہری کرنے کے کام اور اجتماعی شادیوں جیسے متعدد سماجی کام انجام دیے گئے۔ مقررین نے کہا کہ فلموں میں کام کرنے والا شخص اداکار تو ہوتا ہے۔

ضلع کلکٹر ڈاکٹر وویک جانسن کی قحط سے نمٹنے کی پیشگی منصوبہ بندی، عوام کو نئی امید!

1961 سے 2026 تک قحط کی تلخ یادیں، ضلع بیڑ کے گیارہ تعلقوں پر پانی کی قلت کا خطرہ کیا سرکاری امداد آخری ضرورت مند تک پہنچ سکے گی؟

تحریر: سید فاروق احمد قادری،

بیڑ مراٹھواڑہ کی سرزمین ایک مرتبہ پھر قحط، پانی کی قلت، فصلوں کی تباہی اور معاشی پریشانیوں کے سنگین دور سے گزر رہی ہے۔ خصوصاً ضلع بیڑ کی صورتِ حال تشویش ناک ہوتی جا رہی ہے۔ آسمان سے بارش کی امیدیں وابستہ تھیں، مگر ناکافی بارش نے کسانوں کی محنت، مزدوروں کی روزی اور غریب خاندانوں کے مستقبل پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ حالیہ اخباری اطلاعات کے مطابق ضلع کلکٹر ڈاکٹر وویک جانسن نے اکتوبر 2026 سے جون 2027 تک ممکنہ پانی کی قلت کا مقابلہ کرنے کے لیے پیشگی منصوبہ بندی کی ہے۔ ضلع کے تقریباً 370,1 گاؤں اور بستیوں میں پانی کی قلت کا اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ مسئلہ ضلع بیڑ کے تمام گیارہ تعلقوں سے متعلق ہے: بیڑ، گیورائی، ماجلگاؤں، کیج، دھارور، امباجوگائی، پرلی ویجناتھ، وڈونی، آشٹی، پاٹودہ اور شیرور کاسار۔ انتظامیہ نے پانی کی قلت سے نمٹنے کے لیے منصوبے کو تین مرحلوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا مرحلہ: اکتوبر تا دسمبر 2026، جس میں 165,1 گاؤں اور بستیاں شامل ہیں۔ دوسرا مرحلہ: جنوری تا مارچ 2027، جس میں 196 گاؤں اور بستیاں شامل ہیں۔ تیسرا مرحلہ: اپریل تا جون 2027، جس میں 9 گاؤں اور بستیاں شامل ہیں۔ اس طرح مجموعی طور پر 370,1 گاؤں اور بستیوں میں ممکنہ پانی کی قلت سے نمٹنے کی تیاری کی گئی ہے۔ یہ ضلع کلکٹر کی دوراندیشی ہے کہ انہوں نے حالات مزید سنگین ہونے سے پہلے انتظامیہ کو متحرک کیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ منصوبہ صرف سرکاری کاغذات تک محدود رہے گا یا اس کے ثمرات واقعی غریب عوام تک پہنچیں گے؟ میں نے قحط کو کتابوں میں نہیں، اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے! آج میری عمر اسی برس ہے۔ میں نے 1961، 1962، 1966 اور 1972 کے قحط کے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ یہ محض تاریخ کے سال نہیں بلکہ میری زندگی کے ایسے دردناک ابواب ہیں جن کی یادیں آج بھی دل کو بے چین کر دیتی ہیں۔ وہ زمانہ آج جیسا ترقی یافتہ نہیں تھا۔ نہ جدید ٹیکنالوجی تھی، نہ موبائل فون، نہ موجودہ دور جیسی آمد و رفت اور مواصلاتی سہولتیں۔ دیہات میں غربت کا عالم یہ تھا کہ بعض خاندانوں کو پیٹ بھر روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی تھی۔ ہم نے خود ایسی جوار کی روٹیاں کھائی ہیں جن کا معیار آج کی نسل شاید تصور بھی نہ کر سکے۔ پیلی جوار اور موٹے اناج پر گزارا کرنا پڑتا تھا۔ کئی خاندانوں کے لیے دو وقت کا کھانا بھی ایک خواب تھا۔ 1962 کا قحط اور چین کی جنگ 1962 کا زمانہ ہندوستان کے لیے دوہری آزمائش کا دور تھا۔ ایک طرف بعض علاقوں میں قحط اور غربت کے حالات تھے، دوسری طرف چین کے ساتھ جنگ نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

(بقیہ صفحہ دیگر)

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
تعمیر
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

نظم - اسکول کھلے

آؤ جلدی ، آؤ بچو، پھر اسکول کھلے
سب مل کر تم گاؤ بچو، پھر اسکول کھلے
دیش ہمارا بھارت سارے جہاں سے اچھا ہے
ہم سب کو جا کر اسکول میں لکھنا پڑھنا ہے
نیند سے روز ہمیں آوازیں دے کے جگاتے ہیں
امی ابا پڑھنے کو اسکول بھجاتے ہیں
چاچا چاچی ، خالہ خالو کی ہے یہ رائے
بھائی پڑھنے جائے اور بہنا پڑھنے جائے
پڑھتے لکھتے ہوئے دنیا بھر کے نمبر لائیں
پڑھ لکھ کے انسان بنیں ، پورے نمبر لائیں

میر بیدری، بیدر، کرناٹک

کیا خدا کی شناخت آسان ہے؟

◆ ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان، ممبئی

دورِ حاضر کا جدید ٹیکنالوجی سے لیس انسان پریشان ہے اور کہتا ہے کہ خدا ملتا نہیں، یہ ایک آسان ترین حقیقت ہے، جسے حاصل کیا جاسکتا ہے، اتنا آسان بیان اللہ نے قران میں لکھ چھوڑا ہے" ونحن اقرب الیہ من حبل الورید" (سورہ ق آیت ۱۶) مفہوم ہے میں تمھارے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں، اس سے قریب تر کوئی ایسی حقیقت نہیں دیکھی، جو از خود کہہ رہا ہو سب سے قریب تمھارے اور ہمارے اللہ ہی ہے، جسے انسان ذرا سے رویے سے پا سکتا ہے، اس کے لیے تہجدیں کثرت سے نہیں پڑھنا پڑھتیں، کوئی مشقتیں نہیں کرنا پڑتیں، چلہ معکوس نہیں، مراقبہ قبر نہیں، الٹا بلکل لٹکنا نہیں پڑتا، اس کے کچھ نقاط ہیں، اور وہ بڑے سادہ سے ہیں،" زین للناس حب الشھوت" اللہ نے سارے انسانوں کو کچھ چیزوں کی رونق بخشی ہے، من النساء عورتوں سے، "والبنین" اولاد سے، "والقناطر المقنطرۃ" ساز وسامان سے "من الذھب والفضۃ" سونے چاندی سے "الخیل المسومۃ والانعام والحرث" گھوڑے گاڑیوں سے" ذالک متاع الحیوۃ الدنیا" ایک خوبصورت بہترین گاڑی جو ہر انسان کے زندگی کا خواب ہے، کچھ گھروں میں سجاوٹ کے سامان، بچوں کی اچھی تعلیم اور اچھا گھر، اچھی بیوی بچے۔ اللہ کہتے ہیں" ذالک متاع الحیوۃ الدنیا" یہ ساری متاع دنیا ہے، اگر انسان ان اشیاء کو ترجیح دے گا تو وہ سراسر غلطی ہوگی، کیوں؟

کیونکہ ہمارا لفظی اعتقاد عملی اعتقاد نہیں ہے۔ ہر شخص کی آرزو اور تمنا ہے کہ اسے خدا ملے مگر ان چیزوں کے بعد پہلے اچھے ماں باپ مل جائیں، پھر اچھی بیوی یا خاوند مل جائے، پھر اچھے بچے مل جائیں، پھر زندگی کے لیے ایک خوبصورت گھر مل جائے، اس گھر میں بہترین سجاوٹ کے سامان ہو اور ساتھ ہی ایک شاندار کار بھی ہو۔ یہ سلسلہ خواہشات انسان" وماالحیوۃ الدنیا الا لعب ولھو" (سورہ الانعام آیت ۳۲)"قل متاع الدنیا قلیل" (سورہ النساء آیت ۷۷)" وماالحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور" (الحدیدہ آیت ۲۰) یہ ایک vanity fair میں جاتا ہے، اس میں یہ خیال رکھتے رکھتے تیلک امانی خیال بڑھتے بڑھتے ایک صحرائے سراب تخیل بن جاتے ہیں، جس میں سے انسان کبھی باہر نہیں نکلتا، اس صورت میں خدا انسان کو کبھی بھی نہیں مل سکتا۔ اللہ نے بڑی سادہ سی شرط رکھی ہے، دیکھو دنیاوی اصول میں بادشاہ یا حکمران چپراسی کی کرسی پر نہیں بیٹھتا اللہ تخلیق کار ہیں کائنات کا خالق ہے اگر ہم اللہ کو چاہتے ہے تو ذہین کو ایک ہاکا سا فور برین دے دو یہی سے سارے فیصلے ہوتے ہیں یہ فوربرین ہی تمام خیالات پر حکومت کرتا ہے۔ اعمال کو کنٹرول کرتا ہے۔

صرف ایک کمانڈ کی ضرورت ہے کہ میری ایک ہی ترجیح اول میرے ذہن کے تجسس کی ہے۔ اور وہ صرف اللہ ہے اور اس کے بعد باقی ترجیحات کو مرتب کرتے چلا جائے، آج اگر اللہ ہماری مدد نہیں کر رہا ہے ہمیں بے یارو مددگار چھوڑ دیا ہے، مسلہ یہ ہے کہ امت مسلمہ کی ترجیحات درست نہیں ہے انفرادی لوگوں کی ترجیحات درست نہیں ہیں، ہم زیادہ توجہ کم تر ترجیحات کو دیتے ہیں اور کم ترجیح، ترجیح اول کو دیتے ہیں یہ ایک ایسا المیہ امت مسلمہ کو درپیش ہے کہ ہم مذہب کی پرستش کر رہے ہیں، رسم و رواج اور مکاتب فکر کی پرستش کر رہے ہیں، اللہ جو بنیاد ہے اس پر توجہ ہی نہیں دے رہے ہیں، مذہب کس کے لیے ہیں؟

مذہب میں شریعتیں بدلتی ہیں، شریعت موسوی اور شریعت عیسوی اور تھی، شریعت شعیب اور نوح اور تھی، شریعت رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ اور ہے تاہم ایک بنیادی مقصد آدم سے لیکر رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ تک جو مشترک رہا۔ کبھی مذہب سے نہیں گیا۔ وہ شناخت پروردگار ہے، خداوند کی آگاہی پانا ہے، ہر مذہب پیدا ہی اس لیے ہوا کہ جب کسی انسان کے دل میں شعوری کسک اپنے رب کی اٹھے جب ایک صحرائے بسیط میں تنہا مسافر اپنے ارد گرد کسی رستے کا نشان نہ پائے اور جبرا اپنے قلب سے آزردگی کے ساتھ آسمان کو دیکھے تو توقع کرے اور دعا کرے کہ کوئی تو یہاں میرا مالک، میرا کریم، میرا مہربان ہو، جو مجھے راستہ دکھائے تو تب اللہ کی خواہش سینے میں ہوتی ہیں، آغاز و انجام میں ہر انسان خدا کی آگہی اور محبت کا منتظر ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتی تو خدا کبھی یہ نہیں کہتا کہ اگر تم میری شناخت چاہتے ہو تو تم سے صرف دو چیزیں طلب کرتا ہوں" لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون" (البقرہ آیت ۱۰۰) چھوٹی چھوٹی محبتیں میرے لیے ترک کردو۔ مجھے بڑی محبت دو، مجھے اپنے زندگی کی بنیادی طلب بناؤ، میں ہی تمھارا رب ہوں، میں ہی تمھارا خالق ہوں، میں ہی تمھیں فتح و نصرت سے آشنا کرنے والا ہوں، مجھے ترجیح دے کر پھر دوسری چیزوں کو ترجیح نہ دو باقی ساری چیزیں میں نے تمھیں دینی ہیں، کمتر کو کمتر سمجھو اور اعلیٰ کو اعلیٰ سمجھو، اگر تمھیں میری شناخت چاہیے تو پہلے وہ تمام محبتیں میرے لیے ترک کردو جو تمھیں میرے سوا ہیں۔

مودی اور میڈیا
عوامی مکالمے کا خاتمہ

افتخار گیلانی

بہ شکریہ دی وائر

سال 2002 میں گجرات کے مسلم کش فسادات کے بعد، جن میں دو ہزار سے زائد بے گناہ افراد مارے گئے، نریندر مودی سے پوچھا گیا کہ کیا اتنے بڑے انسانی المیے پر انہیں کوئی پچھتاوا یا ملال ہے؟ ان کا جواب حد درجہ سرد مہر، غیر جذباتی اور چونکا دینے والا تھا۔ انہوں نے بلا جھجک اور بغیر کسی لگی لپٹی کے کہا: "ہاں، مجھے صرف ایک ہی پچھتاوا ہے کہ میں میڈیا کو مینج نہیں کر سکا۔"

اس ایک جملے نے آنے والے برسوں کے لیے اس بات کا اعلان کر دیا تھا کہ نریندر مودی میڈیا پر گرفت سخت کرنے کے فراق میں ہیں۔ گجرات کے فسادات کے بعد سے لے کر آج تک مودی نے میڈیا کو مینج کرنے کو اپنے اقتدار کی بقا کا سب سے سفاک اور بے لچک فارمولہ بنا رکھا ہے۔

یہ ایک تسلیم شدہ تاریخی سچائی ہے کہ ہندوستان میں میڈیا کبھی بھی ریاستی اسٹیبلشمنٹ کے اثرات، قومی بیانیے اور اسٹریٹجک مفادات سے بالکلیہ لاتعلق یا ماورا نہیں رہا ہے۔ قومی سلامتی اور اسٹریٹجک نوعیت کے حساس معاملات پر میڈیا نے دہائیوں سے خود اپنی سرخ لکیریں اور ایک قسم کی غیر اعلانیہ سیلف سنسرشپ قائم کر رکھی تھی۔

نئی دہلی کے پاور کوریڈورز میں ایک غیر تحریری ضابطہ اخلاق رائج تھا کہ صدر جمہوریہ، وزیر اعظم، چیف جسٹس آف انڈیا، لوک سبھا و راجیہ سبھا کے پریزائیڈنگ افسران یعنی اسپیکر اور نائب صدر اور تینوں مسلح افواج، بری، بحری اور فضائیہ کے سربراہان کو نشانہ نہیں بنایا جائے گا، اور روایتی پریس عمومی طور پر اس لکیر کی مکمل پاسداری کرتا تھا۔ لیکن ان مخصوص لکیروں اور روایتی تقاضوں کے علاوہ، باقی تمام تر عوامی، سیاسی اور انتظامی معاملات پر میڈیا غیر معمولی حد تک نڈر، خود مختار، فعال اور متحرک تھا۔

کانگریس کے میڈیا سے فاصلہ رکھنے کے مغرورانہ انداز کے برعکس بھارتیہ جنتا پارٹی میڈیا کی طاقت، عوامی نبض اور اس کی پیشہ ورانہ ضروریات سے بخوبی واقف تھی۔ بی جے پی کے سینئر رہنما لال کرشن اڈوانی کی پریس کانفرنسوں اور میڈیا بریفنگ میں شریک ہونا نامہ نگاروں کے لیے ہمیشہ ایک پیشہ ورانہ اور فکری لطف کا باعث ہوتا تھا، کیونکہ وہ میڈیا کی نبض شناسی میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور بخوبی جانتے تھے کہ پریس کو کیا مواد چاہیے اور ان کی بنیادی پیشہ ورانہ ضروریات کیا ہیں۔ پریس کانفرنس ختم ہوتے ہی، ان کا بیان اور کانفرنس کے دوران اٹھائے گئے اہم نکات تحریری طور پر تقسیم کیے جاتے تھے۔

اسی دور میں بی جے پی کے آنجہانی رہنما پرمود مہاجن نے پارٹی کی میڈیا اسٹریٹجی میں ایک نیا فکری انقلاب اور تنظیمی کلچر متعارف کرایا۔ انہوں نے بی جے پی کے ارکان پارلیامنٹ اور سینئر رہنماؤں پر سخت زور دیا کہ وہ نئی دہلی کے انگریزی پریس کے پیچھے بھاگنے کے بجائے مقامی، علاقائی اور ریاستی زبانوں کے اخبارات کو اولیت اور وزن دیں، کیونکہ آپ کا اصل ووٹر دہلی کا انگریزی کالم نگار نہیں بلکہ علاقائی زبان کا عام قاری ہے۔

مہاجن اکثر ہندوستانی سیاست دانوں کی نوآبادیاتی غلامانہ ذہنیت پر طنز کرتے ہوئے ایک دلچسپ واقعہ اور ترتیب بیان کیا کرتے تھے۔ جب امریکی اخبار نیویارک ٹائمز یا میگزین ٹائم کا فون آتا ہے تو ہمارے رہنما فوراً اپنا وقت اور بریفنگ دینے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں؛ اگر دہلی کا روزنامہ 'ٹائمز آف انڈیا' کال کرے تو کہتے ہیں ایک گھنٹے بعد تشریف لائیے؛ اگر کسی بڑے قومی ہندی اخبار کا نمائندہ رابطہ کرے تو اسے کل کا وقت دیا جاتا ہے؛ اور اگر کوئی مقامی، دیہی یا علاقائی پریس کا صحافی دروازے پر آجائے تو اسے ملاقات کے لیے درجنوں چکر پہ چکر لگوائے جاتے ہیں۔

پرمود مہاجن نے پارٹی قیادت کے سامنے اس پوری ترجیحی ترتیب کو الٹ دیا اور انہیں دوٹوک سمجھایا کہ یہ مقامی پریس ہی ہے جسے تمہارا اصل ووٹر روزانہ صبح پڑھتا ہے، لہٰذا اس مقامی پریس کے ساتھ مضبوط روابط رکھو اور اس کی مناسب دیکھ بھال کرو۔

عوامی حلقوں میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ میڈیا کے ساتھ مودی کی کشیدگی اور کیمرے کے سامنے سے بھاگ کھڑے ہونے کا سلسلہ اکتوبر 2007 کے اس مشہور انٹرویو سے شروع ہوا تھا، جب سی این این-آئی بی این کے پروگرام 'ڈیولز ایڈوکیٹ' میں معروف صحافی کرن تھاپر نے ان سے گجرات فسادات کے حوالے سے کڑوے اور تیکھے سوالات پوچھے تھے۔

اس انٹرویو میں بہ مشکل تین سے چار منٹ کے اندر مودی کے ماتھے پر پسینہ آگیا تھا، وہ کیمرے کے سامنے سے انٹرویو ادھورا چھوڑ کر واک آوٹ کر گئے۔ لیکن برسوں سے بی جے پی کو کور کرنے والے یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ مودی کا پریس سے یہ خوف اور تیکھے سوالات سے بھاگنے کی جبلت گجرات کا وزیر اعلیٰ بننے کے بعد پیدا نہیں ہوئی تھی، بلکہ یہ ان کے مزاج کا بنیادی حصہ تھی۔ وزیر اعلیٰ بننے سے قبل، جب نریندر مودی نئی دہلی میں بی جے پی کے جنرل سکریٹری اور پارٹی ترجمان کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

اس زمانے میں انگریزی روزنامے دی ہندو کی انتہائی بے باک نامہ نگار نینا ویاس جب بھی اپنے مخصوص تیکھے انداز میں مودی سے کوئی سوال پوچھتیں تو مودی جواب دینے کے بجائے طیش میں آجاتے اور مائیک چھوڑ کر پریس بریفنگ سے ہی واک آوٹ کر جایا کرتے تھے۔

عام انتخابات میں بھاری اکثریت سے اقتدار حاصل کرنے کے فوراً بعد 2014 میں نریندر مودی نے سب سے پہلا کلہاڑا اسی صحافت کی جمہوری روایت پر چلایا۔ انہوں نے وزیر اعظم، صدر اور نائب صدر کے ملکی اور بین الاقوامی دوروں پر سینئر صحافیوں کے باضابطہ وفد کو ساتھ لے جانے کا دہائیوں پرانا طریقہ کار یکسر منسوخ کر دیا۔ ماضی میں یہ ایک مسلمہ اور مستحکم جمہوری روایت تھی کہ چاہے صدر جمہوریہ کا غیر ملکی دورہ ہو، نائب صدر کا یا وزیر اعظم کا، پورے ملک کے طول و عرض سے 30 صحافیوں کا ایک گروپ بیچ کی صورت میں منتخب کر کے سرکاری چارٹرڈ طیارے میں ساتھ لے جایا جاتا تھا۔

اس کا تنظیمی طریقہ کار یہ تھا کہ نئی دہلی میں بیورو رکھنے والے اخبارات کے باقاعدہ مشترکہ پول بنائے جاتے تھے۔ مثال کے طور پر، جب میں خود کشمیر ٹائمز کی جانب سے نئی دہلی میں تعینات تھا، تو ہمارے اخبار کو شمالی ہند کے انگریزی اخبارات کے زمرے میں چنڈی گڑھ کے مشہور روزنامے دی ٹربیون کے ساتھ پول کیا گیا تھا۔ بعد کے برسوں میں جب میں روزنامہ ڈی این اے میں خدمات انجام دے رہا تھا، تو ہمیں قومی سطح کے معروف انگریزی اخبار دی انڈین ایکسپریس کے ساتھ ایک پول میں رکھا گیا تھا۔

اس کا ضابطہ یہ تھا کہ ایک دورے میں اگر انڈین ایکسپریس کا نمائندہ جاتا، تو اگلے دورے کے لیے ڈی این اے کو باضابطہ دعوت نامہ موصول ہوتا تھا۔ اسی طرح ہندوستان ٹائمز اور ٹائمز آف انڈیا ایک پول میں تھے۔

اس پریس وفد کی اصل روح اور خوبصورتی یہ تھی کہ اس نے دہلی کے محدود اور مراعات یافتہ صحافتی حلقے کے بجائے پورے ہندوستان کے جغرافیائی، لسانی اور ثقافتی تنوع کو آواز دی تھی۔

اس چارٹر فلائٹ میں جنوبی ہندوستان کے دور افتادہ خطے کے ایک ملیالم اخبار کے ایڈیٹر کو شمال-مشرق کی کسی چھوٹی ریاست کے مقامی اخبار کے ایڈیٹر کے ساتھ کئی روز تک بیٹھنے، خیالات کا تبادلہ کرنے اور قومی و بین الاقوامی معاملات پر براہ راست بات چیت کا نادر موقع ملتا تھا۔

اسی دیوہیکل طیارہ کے چار حصے ہوتے تھے۔ سب سے اگلے حصے یا اوپر کی منزل پر وزیر اعظم یا صدر اپنی فیملی کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ پھر وزیروں اور افسران کا کیبن ہوتا تھا، جہاں ان کا کانفرنس روم وغیرہ بھی ہوتا تھا اور دستاویزات کو آخری شکل دی جاتی تھی یا وزیر اعظم یا صدر کی تقریر کی نوک پلک درست کی جاتی تھی۔ پھر تیسرے کیبن میں 30 کے قریب صحافیوں کا وفد ہوتا تھا۔

اس کیبن کی خاص بات یہ ہوتی تھی کہ اس کے ساتھ بہترین شرابوں سے مزین بار منسلک ہوتا تھا۔ پھر جہاز کے آخری حصہ میں وزیر اعظم کی حفاظت پر مامور اسپیشل پروٹیکشن گروپ کے کمانڈوز سفر کر رہے ہوتے تھے۔ وزراء و افسران جب فارغ ہو جاتے تھے، تو شراب پینے صحافیوں کے کیبن میں آکر گھل مل جاتے تھے۔ یقین نہیں آتا تھا کہ کوئی اعلیٰ افسر جس تک دہلی میں رسائی ہی خواب لگتی تھی، شراب کا جام اٹھائے کھل کر گفتگو کر رہا ہے۔

(باقی اگلے ہفتہ ملاحظہ فرمائیں)

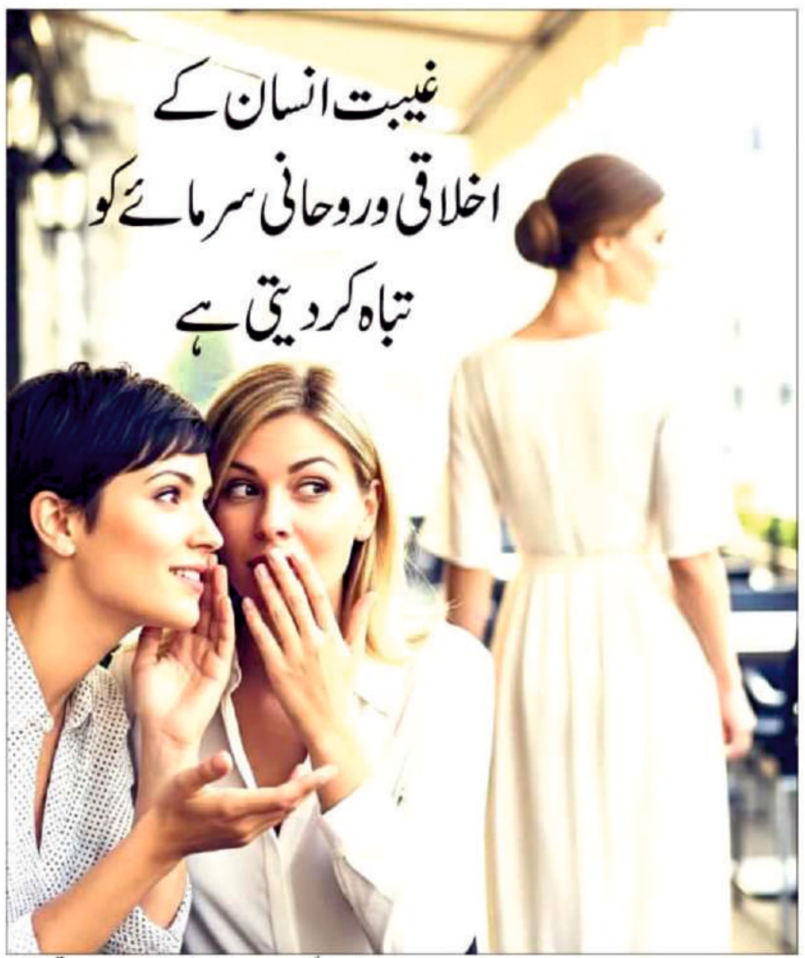

پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی

کامل الحدیث جامعہ نظامیہ

حالاتِ حاضرہ کا تحقیقی جائزہ اس حقیقت کو بے نقاب کرتا ہے کہ انسانی معاشرہ بالعموم اور مسلم معاشرہ بالخصوص فکری ارتداد، عملی انحراف، مادیت کی افراط، حیا سوز تہذیبی یلغار اور حقوق و فرائض سے مجرمانہ تغافل کے باعث اخلاقی انتشار کا شکار ہے۔ ایسے سیاق میں عمل صالح کی معنویت محض واعظانہ ترغیب نہیں رہتی بلکہ ایک مسلمہ تحقیقی حقیقت بن جاتی ہے۔ عمل صالح باطن میں تزکیہ نفس، قلب میں انشراح وطمانیت اور کردار میں ثبات و وقار پیدا کر کے فرد کو انتشار ذات سے محفوظ رکھتا ہے اور خارج میں عدل و امانت، اخوت و تعاون کے ذریعے اجتماعی نظم کو استحکام، معاشی معاملات کو برکت اور تمدنی حیات کو امن سے ہمکنار کرتا ہے۔ اس کا اخروی ثمرہ رضوان الٰہی، رفع درجات اور نعیم مقیم کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے برعکس افعال قبیحہ، خواہ وہ اعتقادی زیغ ہوں یا اخلاقی ومعاملاتی فساد، دنیوی سطح پر نفسیاتی قلق، خاندانی انحطاط، سماجی بے اعتمادی اور بالآخر نظام حیات کے زوال و انحطاط اور معاشرتی شیرازہ نظم کے انتشار کا باعث بنتے ہیں اور اخروی اعتبار سے حجاب الٰہی، وحشت قبر، خفت محشر اور عذاب دائم کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔

یہی دو متوازی انجام ہیں جنہیں قرآن مجید نے نہایت جامع تقسیم سے مدلل فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہو رہا ہے "فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ" ترجمہ: "ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ بھڑکتی ہوئی آگ (دوزخ) میں"۔ اسلام میں عمل صالح کو جوہر سے تعبیر کرنا محض ادبی تشبیہ نہیں بلکہ حکیمانہ حقیقت ہے۔ لغت میں جوہر اصل، باطن اور حقیقت ذاتیہ کو کہتے ہیں جو عارضی عرض کے مقابل ہے۔ علمائے سلف نے اس استعارے کی تین وجوہ بیان فرمائی۔ اولاً: جوہر ظلمت اور شدید دباؤ میں بنتا ہے۔ اسی طرح عمل صالح بھی خواہشات کے اندھیرے اور مجاہدۂ نفس کے دباؤ میں جنم لیتا ہے۔ ثانیاً: جوہر نہایت قیمتی مگر ضیاع پذیر ہے۔ معمولی غفلت سے چوری یا ضائع ہو جاتا ہے۔

اسی طرح نیکی بھی دوام حفاظت کی محتاج ہے۔ ثالثاً: یہی وہ واحد کرنسی ہے جو بازار آخرت میں قابل قبول ہے۔ امام غزالیؒ نے اس فلسفے کا نچوڑ یوں بیان فرمایا کہ اعمال جوہر ہیں، دل ان کا خزانہ ہے اور زبان وہ سارق ہے جو اس خزانے میں نقب لگاتی ہے۔ موجودہ مسلم معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ اعمال صالحہ میں ویسے ہی شدید فقدان ہے، اور جو تھوڑا بہت سرمایہ جمع ہوتا ہے وہ غیبت جیسے سنگین جرم کی نذر ہو کر ضائع ہو جاتا ہے۔ عمل صالح ایک نایاب جوہر ہے اور غیبت اس جوہر پر مسلسل پڑنے والی ضرب۔ یہ یکبارگی قتل نہیں کرتی بلکہ رفتہ رفتہ پہلے اس کی چمک، پھر اس کا وزن اور پھر اس کا وجود ہی چھین لیتی ہے۔ اس لیے شریعت نے جوہر کی حفاظت کو کثرتِ عمل سے زیادہ مصونِ لسان میں رکھا ہے۔ جس کی دلیل وہ عظیم ضمانت ہے جو نبی کریمؐ نے عطا فرمائی۔ ترجمہ: جس نے زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دی، اس کے لیے جنت میں ضمانت ہے۔ جس نے زبان کی حفاظت کی اس نے جوہر کی حفاظت کی اور وہی "فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ" میں شامل ہوگا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ "فَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ" کا ایندھن بنے گا۔ قرآن مجید نے غیبت کو محض معاشرتی لغزش قرار نہیں دیتا بلکہ اسے فطرت سلیمہ سے صریح بغاوت سے تعبیر کرتا ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ترجمہ: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو، بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور تجسس نہ کرو، اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ اس آیت پاک میں اللہ تعالی نے حکیمانہ ترتیب کے ساتھ فکری، عملی اور اخلاقی تسلسل قائم فرمایا۔ اولاً: سوءِ ظن سے اجتناب، پھر تجسس سے ممانعت اور آخر میں غیبت کی قطعی حرمت۔ اس میں گہری استدلالی معنویت یہ ہے کہ بدگمانی فسادِ قلب ہے، تجسس اسی فساد کا عملی ظہور ہے اور غیبت اس سلسلہ فساد کا ہلاکت خیز انجام ہے۔

اسی لیے قرآن مجید غیبت کی قباحت کو ظاہر کرنے کے لیے مثال بیان فرمائی ہے ارشاد ربانی ہو رہا ہے ترجمہ: کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اسے سخت ناپسند کرتے ہو۔ یہ تشبیہ محض مبالغہ نہیں، بلکہ استدلالی برہان ہے، امام قرطبیؒ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس طرح مردہ اپنا دفاع نہیں کرسکتا اسی طرح غائب بھی اپنا دفاع نہیں کرسکتا لہٰذا دونوں پر حملہ آور ہونا انتہائی بزدلی اور خباثت نفس ہے۔ اسی جرم عظیم پر سورۃ الھمزہ میں ابدی ہلاکت کی وعید سنائی گئی ہے۔ ترجمہ: تباہی ہے ہر اس شخص کے لیے جو لوگوں پر طعنہ زنی کرتا ہے اور عیب نکالتا ہے۔ یہ ویل اس حقیقت پر شاہد ہے کہ غیبت کرنے والا اپنے ہی ہاتھوں سے جوہر عمل صالح کو خاک وخون میں غلطاں کر رہا ہے۔ لفظ "ہُمَزَۃٍ" اور "لُمَزَۃٍ" میں زبان، اشارے اور تحقیر و عیب جوئی کی تمام صورتیں شامل ہیں۔ احادیث میں غیبت کو محض لغزش لسان نہیں، بلکہ اخلاقی و روحانی سرمائے کو تباہ کرنے والا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ رسول اکرم نے اس کی حد متعین فرمائی۔ ترجمہ: اپنے بھائی کا اس چیز کے ساتھ ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرے، اگر وہ عیب اس میں ہو تو غیبت ہے اور نہ ہو تو بہتان۔ اس اخروی انجام کو حسب ذیل روایت میں مزید وضاحت ملتی ہے کہ آدمی نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا سرمایہ لے کر آئے گا مگر حقوق العباد کی پامالی کے باعث اس کی نیکیاں مظلوموں کو دے دی جائیں گی، حتی کہ نیکیاں ختم ہونے پر مظلوموں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ اور معراج کی روایت میں اس کی ہولناک تمثیل بیان ہوئی کہ غیبت کرنے والے تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ غیبت انسانی عزت کی پامالی کے ساتھ اعمال صالحہ کے ثمرات کو بھی ضائع کر دیتی ہے۔ صحابہ کرام کی مقدس زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حفاظت لسان محض تہذیب اخلاق نہیں بلکہ صیانت جوہر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضرت صفیہؓ کے قد کے بارے میں مختصر تبصرہ کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو اس کا رنگ متغیر کردے۔ ایک کلمہ اگر سمندر کو آلودہ کردے تو ایک دل کے جوہر کا کیا حشر کرے گا۔ یہ تنبیہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ بظاہر معمولی کلمہ بھی روحانی آلودگی کا سبب بن سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ زبان کی حفاظت کے لیے منہ میں کنکری رکھتے اور فرماتے اسی نے مجھے ہلاکت میں ڈالا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے پاس جب کوئی شخص کسی کی غیبت کرتا تو آپؓ منطقی طور پر اس کا محاسبہ کرتے اور فرماتے اگر تو جھوٹا ہے تو قرآن مجید کی آیت کریمہ "اِن جاءکم فاسق نبأ" کے مطابق تو فاسق ہے۔ اور اگر تو سچا ہے تو قرآن مجید کی آیت مبارکہ "ہَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ" کے مطابق تو چغل خور ہے۔ دونوں صورتوں میں تو مجرم ہے۔ صوفیائے کرام نے غیبت کے ذریعہ انہدام جوہر کو تین باہم مربوط تدریجی مراحل میں بیان فرمایا ہے جس سے اس کی ترقی پذیری ثابت ہوتی ہے۔ اولاً: غیبت سب سے پہلے نیت کے اخلاص کو مجروح کرتی ہے۔ عمل بظاہر اللہ تعالی کے لیے ہوتا ہے مگر دوسروں کی تحقیر اور نفس کی تسکین کے لیے زبان کا استعمال اس کی روحانی پاکیزگی کو متاثر کر دیتا ہے۔

ابن القیمؒ نے غیبت کو اسے ایسی آگ سے تشبیہ دی ہے جو لکڑیوں کے ڈھیر کو کھا جاتی ہے۔ ثانیاً: غیبت عمل کے اجر و ثواب کو متاثر اور اس کی برکت کو مضمحل کر دیتی ہے۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ غیبت انسان کی نیکیوں کو نہایت سرعت سے چاٹ جاتی ہے، جس طرح مہلک بیماری جسم کو اندر ہی اندر کھا جاتی ہے۔ اسی احساس کے تحت آپؒ نے غیبت کرنے والے کو کھجوریں بھیج کر فرمایا کہ تم نے اپنی نیکیاں مجھے ہدیہ کی ہیں تو اس کا شکریہ۔ ثالثاً آخری مرحلے میں معاملہ محض زوال ثواب تک محدود نہیں رہتا بلکہ حقوق العباد کے تقاضے سے نیکیاں مظلوم کی طرف منتقل اور اس کے گناہ غیبت کرنے والے کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ غیبت کرنے والا ایک ہی لمحے میں تین جرائم (یعنی حکم الٰہی کی خلاف ورزی، بندے کے حق کی پامالی اور اپنے جوہر سے دوسرے کی میزان کو سجانے) کا ارتکاب کرتا ہے۔ مولانا رومؒ نے یہ حقیقت اس طرح بیان فرمائی کہ زبان پتھر ہے اور دل کا عمل جوہر، جب پتھر جوہر پر لگے تو وہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے۔ آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفی ﷺ ہمیں قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی تعلیمات کے مزاج کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طہ ویسین۔

☆☆☆☆

پرنٹر پبلیشر پروپرائیٹر و ایڈیٹر قاضی مخدوم نے ہفتہ روزہ تعمیر سیاست بیڑ کے کریٹو پبلشنگ سے طبع کرواکر دفتر تعمیر سیاست بشیر گنج بیڑ سے شائع کیا۔ تمام قانونی معاملات بیڑ عدالت کے حدود میں رہینگے
"Printer, Publisher, Proprietor and Editor Qazi Makhdoom published the weekly newspaper Tamir-e-Siyasat Beed, printed at Creative Publishing, and issued from the office of Tamir-e-Siyasat, Bashir Ganj, Beed.All legal matters shall be subject to the jurisdiction of the courts at Beed."email, tameerurdu@gmail.com.m.9270574444,8999387277.www.dailytameer.com

سائبر جرائم پیشہ افراد سے بینکنگ نظام کا تحفظ ضروری: نریندر مودی

بھونیشور میں آر بی آئی کے ڈیٹا سینٹر اور سائبر سکیورٹی تربیتی ادارے کا افتتاح

بھونیشور، اکتوبر (ہ س)۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو بھونیشور میں ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کے ڈیٹا سینٹر اور سائبر سکیورٹی تربیتی ادارے کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ یہ دونوں سہولیات ملک کے بینکنگ نظام کو زیادہ محفوظ، موثر اور قابل اعتماد بنانے میں اہم کردار ادا کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی ہندوستان، ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے ایک مضبوط ترقیاتی انجن بن رہا ہے اور اوڈیشہ قدرتی وسائل کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی کے شعبے میں بھی اپنی معیشت کو مستحکم کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اوڈیشہ میں معدنیات پر مبنی صنعتوں کی توسیع کے ساتھ سیمی کنڈکٹر اور الیکٹرانکس کا نیا ایکو سسٹم تیار کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ریاست میں ڈیٹا سینٹر اور جدید کمپیوٹنگ کے شعبوں میں سرمایہ کاری کے نئے امکانات پیدا ہو رہے ہیں، جن سے نوجوانوں کے لیے روزگار اور ترقی کے نئے مواقع کھلیں گے۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ اوڈیشہ "کانوں سے مائیکرو چپس تک" ترقی کی ایک نئی داستان رقم کرے گا۔ اس موقع پر اوڈیشہ کے گورنر برج موہن رام، وزیر اعلیٰ موہن چرن ماجھی، مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن، مرکزی وزیر جوئل اوراوں، آر بی آئی کے گورنر سنجے ملہوترا اور نائب وزرائے اعلیٰ پر بھاتی پریڈا اور کنک وردھن سنگھ دیو سمیت بینکنگ اور مالیاتی شعبے کی کئی اہم شخصیات موجود تھیں۔

ترقی کے ثمرات آخری شخص تک پہنچانا اچھی حکمرانی کا مقصد

باوجود 2014 تک ملک کی نصف سے زیادہ آبادی بینکنگ نظام سے باہر تھی۔ غریبوں، چھوٹے کسانوں، بے زمین خاندانوں اور خواتین کے لیے بینک سے قرض حاصل کرنا مشکل تھا۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل انڈیا کے نئے نظام نے بینکنگ خدمات کو ملک کے ہر شہری تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آج ڈیجیٹل بینکنگ کے ذریعے لوگ چوبیس گھنٹے بینکنگ خدمات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پہلے فون بینکنگ سے چند مخصوص خاندانوں کو فائدہ پہنچتا تھا، لیکن آج ڈیجیٹل بینکنگ نے ملک کے ہر خاندان کے لیے مواقع

وزیر اعظم نے کہا کہ بھونیشور میں آر بی آئی کی ان نئی سہولیات کا افتتاح اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک میں حکمرانی کا طریقہ کار تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔ حکومت کی ترجیح ترقی کے دائرے کو وسیع کرنا اور اس کے فوائد سماج کے آخری فرد تک پہنچانا ہے۔

ڈیجیٹل بینکنگ نے ملک کے بینکنگ نظام کو بدل دیا

وزیر اعظم نے کہا کہ کئی دہائیوں تک غریبوں اور متوسط طبقے کو بینکنگ سہولیات سے محروم رہنا پڑا۔ بینکوں کے قومیانے کے

بڑھا دیے ہیں۔

سائبر جرائم سے بینکنگ نظام کا تحفظ ضروری

وزیر اعظم نے کہا کہ گزشتہ دہائی میں ان لوگوں تک بینکنگ خدمات پہنچانے پر توجہ دی گئی، جو اب تک ان سہولیات سے محروم تھے۔ آنے والی دہائی میں بینکنگ نظام کو مزید موثر اور قابل اعتماد بنانے کی ضرورت ہوگی۔ اس سلسلے میں بھونیشور کا نیا ڈیٹا سینٹر اہم کردار ادا کرے گا۔ اس موقع پر وزیر اعظم نے خبردار کیا کہ آج جنگیں صرف ہتھیاروں سے نہیں لڑی جاتیں، بلکہ کسی ملک کی معیشت پر حملہ کر کے بھی اسے کمزور کیا جا سکتا ہے۔

ہندوستان کی اقتصادی طاقت میں اضافے کے ساتھ بینکنگ نظام کو سائبر جرائم پیشہ افراد اور سائبر دہشت گردوں سے محفوظ رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ وزیر اعظم نے اوڈیشہ کے نوجوانوں کو یقین دلایا کہ ان کے بڑے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے حکومت پُرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کان کنی سے لے کر مائیکرو چپ کی تیاری تک ترقی کے نئے امکانات پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اپنے خطاب کے اختتام پر وزیر اعظم نے آر بی آئی اور ان منصوبوں سے وابستہ تمام افراد کو مبارک باد دی۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ یہ نئی سہولیات ہندوستان کے بینکنگ نظام کو محفوظ، مضبوط اور مستقبل کے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے تیار بنانے میں معاون ثابت ہوں گی۔

غضب کا کھیل! خود کو مردہ ظاہر کر کے قتل کے مقدمے سے بچنے والا ملزم گرفتار، بکرے کی لاش جلا کر بنوایا تھا موت کا سرٹیفکیٹ

مؤ، اکتوبر (ہ س)۔ اتر پردیش کے ضلع مؤ میں قتل کے ایک ملزم نے خود کو مردہ ظاہر کر کے قانون کی گرفت سے بچنے کی کوشش کی۔ اس نے بکرے کی لاش جلا کر اپنا موت کا سرٹیفکیٹ بھی بنوا لیا تھا، لیکن پولیس سے زیادہ دنوں تک بچ نہیں سکا۔ پولیس نے راجو عرف راج کمار راج بھر کو گرفتار کر لیا ہے۔ ملزم سال 2016 میں یوگیش سنگھ کے قتل کے معاملے میں مطلوب تھا۔ اب اس معاملے میں دو ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے بھی ملوث ہونے کا شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ قانونی کارروائی سے بچنے کے لیے ایک شخص نے اپنی موت کا ایسا ڈراما رچایا کہ اہل خانہ نے اس کی تیرہویں تک کر دی اور سرکاری ریکارڈ میں بھی اسے مردہ ظاہر کیے جانے کا معاملہ سامنے آ گیا۔ تاہم، وہ زیادہ عرصے تک پولیس کی نظروں سے بچ نہیں سکا۔ مؤ کوتوالی پولیس نے خود کو مردہ ظاہر کر کے روپوشی اختیار کرنے والے راجو عرف راج کمار راج بھر کو اتوار کے روز خواجہ پور گاؤں سے گرفتار کر لیا۔ ملزم سال 2016 میں یوگیش سنگھ کے قتل کے مقدمے میں مطلوب تھا۔ پولیس کے مطابق گرفتاری کے بعد اس مبینہ سازش کی کئی پرتیں کھلنے لگی ہیں۔

قتل کے مقدمے میں عمر قید کا خوف، اس لیے موت کی سازش رچی

ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوپ کمار نے اتوار کو پریس کانفرنس میں بتایا کہ راجو عرف راج کمار راج بھر کی عمر تقریباً 38 سال ہے اور وہ اسٹیڈیم کے قریب خواجہ پور علاقے کا رہنے والا ہے۔ وہ پہلے ممبئی میں کام کرتا تھا، بعد میں شیئر مارکیٹ ٹریڈنگ اور کرپٹو کرنسی کے کاروبار سے وابستہ ہو گیا۔ سال 2016 میں مؤ میں یوگیش سنگھ کے قتل کے معاملے میں اس کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا تھا، جس کی سماعت عدالت میں جاری تھی۔ پولیس کے مطابق ملزم کو خدشہ تھا کہ اس مقدمے میں اسے عمر قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ اسی خوف سے اس نے مبینہ طور پر خود کو مردہ ظاہر کرنے کی سازش رچی۔

بے ہوشی سے شمشان گھاٹ تک موت کا ڈراما، بکرے کی لاش جلانے کا دعویٰ

ایڈیشنل ایس پی کے مطابق، ملزم کو مبینہ طور پر جعلی طریقے سے بے ہوش کر کے اسپتال لے جایا گیا۔ اس کے بعد اس کی تصویروں میں رد و بدل کر کے ایسا دکھایا گیا، جیسے اس کی لاش آخری رسومات کے لیے شمشان گھاٹ میں رکھی ہو۔ پولیس کا کہنا ہے کہ مبینہ طور پر وہاں لاش کو ہٹا کر بکرے کی لاش جلائی گئی، تاکہ لوگوں کو اس کی موت کا یقین ہو جائے۔ اس کے بعد ضلع غازی پور سے اس کا موت کا سرٹیفکیٹ بنوائے جانے کی بات بھی سامنے آئی ہے۔ تاہم، ان تمام حقائق کی تصدیق متعلقہ دستاویزات اور تفتیش کی بنیاد پر کی جائے گی۔

دو ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی رقم بھی ٹریڈنگ میں لگی تھی

پولیس کے مطابق، راج کمار ٹریڈنگ کا کام کرتا تھا اور کئی لوگوں نے اس کے کاروبار میں رقم لگائی تھی۔ ان میں دو ہومیوپیتھک ڈاکٹر بھی شامل ہیں۔ ایڈیشنل ایس پی نے بتایا کہ ملزم کے مطابق، ان ڈاکٹروں نے مبینہ طور پر اسے خود کو مردہ ظاہر کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس منصوبے کے پیچھے ایک مقصد سزا سے بچنا اور دوسرا سرمایہ کاروں کی رقم واپس کرنے سے بچنے کا شبہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ پولیس اب دونوں ڈاکٹروں سے پوچھ گچھ کر کے ان کے کردار کی جانچ کرے گی۔ تاہم، اس معاملے میں ان کی مبینہ شمولیت کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی ہے اور یہ تفتیش کا موضوع ہے۔

راہی کو یاد کرنا محض ایک شخص کو یاد کرنا نہیں بلکہ ہندوستانی تہذیب کا جشن منانا ہے: پروفیسر دنیش چندر رائے

راہی معصوم رضا اور ہندوستانی سنیما ایک دوسرے کا لازمی حصہ ہیں، سیریل مہابھارت اُن کا شاہکار ہے: ہریش بھمانی، 'بھارت بودھ کے راہی' کی تھیم پر بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی میں قومی کانفرنس کا انعقاد

وارانسی / نئی دہلی، اکتوبر (ہ س)۔ بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی کے کامدھینو سبھاگار، ڈپارٹمنٹ آف ڈیری سائنس اینڈ فوڈ ٹیکنالوجی میں 'بھارت بودھ کے راہی' کی تھیم پر ایک قومی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس کا اہتمام مائی ٹرسٹ نے کیا تھا۔ قومی اُردو کونسل نے اس کے مختلف تکنیکی سیشن میں اشتراک کیا جس میں ڈاکٹر راہی معصوم رضا کے فکر و فن سے متعلق مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ واضح رہے کہ یہ کانفرنس ڈاکٹر راہی معصوم رضا صدی تقریبات کے تحت ملک بھر میں منعقد ہونے والے پروگراموں کا حصہ ہے۔ اس کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں جناب ہریش بھمانی (مہابھارت سیریل کے وائس اوور فنکار)، پروفیسر دنیش چندر رائے (وائس چانسلر، بابا بھیم راؤ امبیڈکر بہار یونیورسٹی، مظفر پور)، پروفیسر راجن کے آر سریواستو (رجسٹرار، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی)، جناب آصف اعظمی (مصنف و کنوینر، مائی) شریک رہے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر دھریندر کمار رائے (ڈپارٹمنٹ آف جرنلزم اینڈ ماس کمیونکیشن، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی) نے کی۔ پروفیسر دنیش چندر رائے نے صدارتی خطبہ پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر راہی معصوم رضا کے حوالے سے منعقد کی جانے والی تقاریب کو بے حد اہم قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ یہ محض ایک شخص کو یاد کرنا نہیں بلکہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کا جشن منانا ہے۔ وہ اس لیے کہ راہی کی تخلیقات میں یہاں کی مٹی کی خوشبو اور انسانوں کے وقار کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔ ان میں اتحاد، اپنائیت اور بھکتی کے دھارے ملتے ہیں۔ جناب ہریش بھمانی نے کلیدی خطبہ پیش کیا اور راہی معصوم رضا سے اپنی قربت اور ان کی شخصیت کے گہرے اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے مہابھارت سیریل میں وائس اوور کی ذمہ داری ملنے کا تفصیلی ذکر کیا۔ انھوں نے راہی معصوم رضا کی دریائے گنگا اور غازی پور سے گہری انسیت کے حوالے سے بھی گفتگو کی۔ اور کہا کہ راہی معصوم رضا فلم انڈسٹری کو خاص اہمیت دیتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ بالی ووڈ فلم انڈسٹری کے سبب ہندوستانی زبان کو غیر معمولی مقبولیت نصیب ہوئی۔ راہی معصوم رضا اور ہندوستانی سنیما ایک دوسرے کا لازمی حصہ ہیں۔ اور اس کی سب سے بڑی مثال مہابھارت سیریل ہے۔ مہمان اعزازی پروفیسر راجن کے آر سریواستو نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ راہی معصوم رضا کو اپنی جڑوں سے گہری وابستگی تھی۔ انھوں نے ناولوں کے ذریعہ انھیں جڑوں کو دریافت کیا ہے۔ اس کے علاوہ فلمی مکالموں، نغموں اور غزلوں میں بھی انھوں نے فطرت اور ہندوستانی تہذیب کو زندہ کیا ہے۔ اس سے قبل جناب آصف اعظمی نے تعارفی کلمات پیش کرتے ہوئے راہی معصوم رضا کی خدمات اور ہندوستانی تہذیب سے متعلق ان کی کاوشوں پر روشنی ڈالی اور 'ڈاکٹر راہی معصوم رضا صدی تقریبات' کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ 'راہی کی شعری کائنات' کے عنوان سے منعقد ہونے والے اجلاس کی صدارت پروفیسر شافع قدوائی (ڈائرکٹر، سرسید اکیڈمی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) نے کی۔ اس اجلاس میں پروفیسر مشرف علی (شعبۂ اردو، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی)، جناب عزیز نبیل (مدیر، دستاویز)، ڈاکٹر محمد اختر (مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، بھوپال کیمپس)، ڈاکٹر نسیم اختر (مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، سری نگر)، ڈاکٹر محمد شارق (شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ)، ڈاکٹر عبدالسمیع (شعبۂ اردو، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی)، ڈاکٹر لئیق احمد (وسنتا کالج، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی)، ڈاکٹر شفیع ایوب (مصنف و کالم نگار، دہلی)، ڈاکٹر سفینہ بیگم (جواہر لعل نہرو یونیورسٹی) نے راہی کی شعری کائنات کی تفہیم و تعبیر سے متعلق مقالے پیش کیے۔ اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر فیضان الحق (ریسرچ اسسٹنٹ، این سی پی یو ایل) نے انجام دیے۔ صدارتی خطبہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر شافع قدوائی نے تمام مقالوں پر اظہار خیال کیا اور کہا کہ راہی معصوم رضا کی شعری کائنات بہت وسیع ہے۔ ان کی نظم 1857 رزمیہ شاعری کا ایک غیر معمولی نمونہ ہے۔ یہ نظم پہلی جنگ آزادی پر مختلف زاویے سے روشنی ڈالتی ہے۔ 'کہانی کے راہی' کے عنوان سے منعقد ہونے والے اجلاس کی صدارت پروفیسر احتشام احمد خان (ڈین، ماس کمیونکیشن اینڈ جرنلزم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد) نے کی جبکہ پروفیسر مینو اوستھی (صدر شعبۂ ہندی، وسنتا کالج، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی) نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ اس اجلاس میں جناب ویموش شکلا (نگری پرچارنی سبھا)، جناب مظفر غزالی (کالم نگار و صحافی، دہلی)، ڈاکٹر راجیش سرکار (شعبۂ سنسکرت، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی)، جناب ونے جیسوال (اسسٹنٹ ڈائرکٹر، ایس اے آئی ایل) اور ڈاکٹر منیش (شعبۂ ہندی، دہلی یونیورسٹی، دہلی) نے اپنے مقالے پیش کیے۔ صدارتی خطبہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر احتشام احمد خان نے ڈاکٹر راہی معصوم رضا کی ادبی و علمی شخصیت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ڈاکٹر راہی معصوم رضا ہندوستانی تہذیب و ثقافت کے نمائندہ قلم کار ہیں۔ ان کی تخلیقات میں جگہ جگہ ہندوستانی ثقافت کے عناصر موجود ہیں۔ تیسرے تکنیکی اجلاس بعنوان 'راہی کا سنیمائی جادو' کی صدارت پروفیسر اودھیش پردھان (سابق صدر، شعبۂ ہندی، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی) نے کی جبکہ کلیدی خطبہ پروفیسر انل رائے (شعبۂ ہندی، دہلی یونیورسٹی، دہلی) نے پیش کیا۔

کانگریس کا چیف الیکشن کمشنر کے استعفے کا مطالبہ، 2029 کے لوک سبھا انتخابات بیلٹ پیپر سے کرانے پر زور

گوہاٹی، اکتوبر (ہ س)۔ کانگریس نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے 2029 کے لوک سبھا انتخابات سمیت آئندہ اسمبلی انتخابات بیلٹ پیپر کے ذریعے کرانے پر زور دیا ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی (اے آئی سی سی) کے سکریٹری اور آسام پردیش کانگریس کمیٹی کے شریک انچارج منوج چوہان نے اتوار کو انتخابی بے ضابطگیوں کا الزام لگاتے ہوئے ووٹر لسٹوں کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) منسوخ کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ گوہاٹی کے راجیو بھون میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے منوج چوہان نے دعویٰ کیا کہ ملک بھر میں تقریباً 13.3 کروڑ ووٹروں کے نام غلط طریقے سے ووٹر لسٹوں سے حذف کیے گئے ہیں۔ انہوں نے

انتخابی عمل پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ان معاملات کی جانچ اور اصلاح ضروری ہے۔ منوج چوہان نے بتایا کہ کانگریس کی 'ووٹ بچاؤ، جمہوریت بچاؤ' مہم آسام میں 26 نومبر تک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اور اپوزیشن اتحاد انڈیا کی جانب سے یکم نومبر کو دہلی کے تاریخی رام لیلا میدان میں ایک بڑی ریلی منعقد کی جائے گی۔ اس ریلی میں 10 لاکھ سے زیادہ لوگوں کو جمع کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ کانگریس رہنما کے مطابق، اس مہم کے ذریعے انتخابی عمل اور ووٹر لسٹوں سے متعلق مسائل کو عوام کے سامنے اٹھایا جائے گا۔ دوسری جانب، کانگریس کی ملک گیر 'ووٹ بچاؤ، جمہوریت بچاؤ' مہم پر تبادلہ خیال کے لیے آسام کے تاریخی شہر تیز پور میں بھی پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس موقع پر آسام پردیش کانگریس کمیٹی کے شعبہ میڈیا کے صدر بیدابرت بورا نے کہا کہ سماج کے مختلف طبقات کے افراد کے ساتھ کئی سیاسی جماعتیں اور تنظیمیں بھی حکومت اور الیکشن کمیشن کے خلاف آواز اٹھا رہی ہیں۔ انہوں نے حکومت اور انتخابی ادارے کے طرز عمل کو 'آمرانہ' قرار دیا۔ کانگریس نے انتخابی عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں، ووٹر لسٹوں کی نظر ثانی اور الیکشن کمیشن کے کردار کو لے کر اپنے مطالبات تیز کر دیے ہیں۔

ٹیچرس الیکشن میں 67.70 فیصد ووٹ کے ساتھ پولنگ پرامن اختتام

بدایوں۔ (آشوتوش/ہندستان نیوز بیورو) سپرنٹنڈنٹ نے پولنگ اسٹیشنوں کا دورہ کیا

بریلی۔ مراد آباد بلاک ٹیچرس حلقہ سے اتر پردیش قانون ساز کونسل (یو پی ایم سی) کے دو سالہ انتخابات 2026 کے لیے ووٹنگ جمعہ کو ضلع میں پرامن طریقہ سے اختتام پذیر ہوئی۔ انتظامیہ اور محکمہ پولیس نے آزادانہ، منصفانہ اور منظم انتخابات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری انتظامات کو یقینی بنایا۔ ضلع مجسٹریٹ اونیش رائے اور ایس ایس پی انکیتا شرما نے بدایوں اور بلسی میونسپل کونسلوں میں قائم پولنگ اسٹیشنوں کا معائنہ کیا اور ووٹنگ کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران، ضلع مجسٹریٹ اور پولیس کے سینئر تاکہ حفاظتی انتظامات، ووٹنگ کے طریقہ کار اور دیگر ضروری انتظامات کا مشاہدہ کیا جا سکے۔ انہوں نے متعلقہ حکام سے ووٹنگ کے عمل کے حوالے سے معلومات حاصل کیں اور ووٹنگ کے عمل کو الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ہدایت کی کہ پولنگ سٹیشنوں پر تعینات اہلکار انتہائی ذمہ داری اور چوکسی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیں۔ ایس ایس پی نے پولنگ اسٹیشنوں پر حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ پولیس افسران اور عملے کو چوکس رہنے اور اپنی تفویض کردہ ذمہ داریاں احسن طریقہ سے انجام دینے کی ہدایت کی۔ انہوں نے ووٹنگ کے عمل کے دوران امن و امان برقرار رکھنے کے لیے ضروری احتیاط برتنے کی ضرورت پر زور دیا۔ بریلی۔ مراد آباد بلاک ٹیچر الیکشن میں کل 935,3 ووٹروں میں سے 569 ووٹ صبح 10 بجے تک ڈالے گئے، جو کہ 49.16 فیصد ووٹر ٹرن آؤٹ کو ظاہر کرتا ہے۔ دوپہر 12 بجے تک 420,1 ووٹ ڈالے گئے جس سے ووٹرز کا ٹرن آؤٹ 09.36 فیصد رہا۔ دوپہر 2 بجے تک 119,2 ووٹ ڈالے گئے، جس سے ووٹر ٹرن آؤٹ 85.53 فیصد تک پہنچ گیا۔ ووٹنگ کے اختتام تک کل 781,2 ووٹ ڈالے گئے جو کہ 67.70 فیصد ووٹروں کی کل تعداد کو ظاہر کرتا ہے۔ ووٹنگ کے اختتام کے بعد تمام 10 پولنگ اسٹیشنوں سے سیل کیے گئے بیلٹ باکسز کو واپس لے لیا گیا۔ ان ڈبوں کو سخت حفاظتی انتظامات اور پولیس کی نگرانی میں بریلی کے ایک اسٹرانگ روم میں پہنچایا گیا۔ بیلٹ بکس کو 27 اکتوبر تک سخت حفاظت میں رکھا جائے گا۔ بریلی میں 27 اکتوبر کو ووٹوں کی گنتی مکمل ہو جائے گی۔

'من کی بات' پروگرام عوامی شرکت کا ایک مؤثر ذریعہ ہے: ریکھا گپتا

نئی دہلی، اکتوبر (ہ س)۔ دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے اتوار کے روز بیرونی دہلی کے کھیڑا کلاں میں واقع میونسپل کونسلر کے دفتر میں مقامی شہریوں کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی کے پروگرام 'من کی بات' کی 139 ویں قسط سنی۔ پروگرام کے بعد موجود لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کا 'من کی بات' پروگرام ملک کے لیے تحریک، مثبت سوچ اور عوامی شرکت کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم سادہ اور آسان زبان میں ملک کے مختلف حصوں میں عام شہریوں، سماجی تنظیموں اور مختلف برادریوں کی جانب سے کیے جانے والے بہترین کاموں کو سامنے لاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ان کوششوں کو شناخت ملتی ہے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی سماج اور ملک کی بہتری کے لیے کچھ کرنے کی ترغیب حاصل ہوتی ہے۔ 'من کی بات' کے ذریعے وزیر اعظم ملک کے 140 کروڑ شہریوں کو ایسی کوششوں سے واقف کراتے ہیں، جو معاشرے میں مثبت تبدیلی لا رہی ہیں۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ یوگیندر چندولیا، رکن اسمبلی راج کرن کھتری سمیت متعدد معزز شخصیات اور مقامی شہری موجود تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دہلی کے دیہی علاقوں میں طویل عرصے سے ٹوٹی سڑکوں، بس خدمات کی کمی، اسٹریٹ لائٹس، چوپال، سیور اور پانی کی پائپ لائن جیسی بنیادی مشکلات کو نظر انداز کیا جاتا رہا تھا۔ اب ان مسائل کے حل کے لیے تیزی سے کام کیا جا رہا ہے۔ حکومت کی ترجیح دیہات کو بہتر سہولتیں، مضبوط بنیادی ڈھانچہ اور شہروں کے مساوی ترقی کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ گزشتہ ایک سال کے دوران ترقیاتی کاموں میں تیزی آئی ہے

اور اس کے نتائج زمینی سطح پر نظر آنے لگے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ نریلا اسمبلی حلقے میں 400 کروڑ روپے سے زیادہ کے ترقیاتی کام کیے گئے ہیں۔ علاقے کے عوامی نمائندے بھی لوگوں سے مسلسل رابطے میں رہتے ہوئے مقامی مسائل حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سڑکوں، پینے کے پانی اور سیور پائپ لائن سمیت دیگر ترقیاتی منصوبے بھی اسی سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وہ خود ایک گاؤں کی بیٹی ہیں اور دیہی خاندانوں کے مسائل، توقعات اور جذبات کو بخوبی سمجھتی ہیں۔ حکومت کا مقصد دیہات کے مسائل کو مرحلہ وار حل کر کے وہاں منظم ترقی کو یقینی بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کے کسی بھی علاقے کو ترقی کی دوڑ میں پیچھے نہیں رہنے دیا جائے گا۔ حکومت کا مقصد ہے کہ دارالحکومت کے ہر حصے میں بنیادی سہولتوں کو وسعت دی جائے اور دیہی و شہری علاقوں کے درمیان سہولتوں کی عدم مساوات کو ختم کیا جائے۔

کھرگے کے بیان پر سمراٹ چودھری کا سخت ردعمل، کانگریس اور راہل گاندھی سے معافی کا مطالبہ

پٹنہ، 25 اکتوبر (ہ س)۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے کے ایک بیان پر بہار کی سیاست میں نیا تنازع کھڑا ہو گیا ہے۔ بہار کے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے وزیر اعظم نریندر مودی کے والد سے متعلق کھرگے کے مبینہ تبصرے پر سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کانگریس پارٹی، اس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے اور سینئر رہنما راہل گاندھی سے فوری طور پر عوامی معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے کانگریس کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ملک

کی سب سے پرانی سیاسی جماعت کے قومی صدر کی جانب سے وزیر اعظم کے والد کے بارے میں نازیبا الفاظ کا استعمال انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ اس طرح کے بیانات سے وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے اہل خانہ کے تئیں کانگریس اور راہل گاندھی کی منفی ذہنیت اور بدنیتی ظاہر ہوتی ہے۔ سمراٹ چودھری نے کہا کہ جمہوری نظام میں سیاسی اختلافات اور نظریاتی مخالفت اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں، لیکن کسی سیاسی رہنما کے اہل خانہ کو ذاتی حملوں کا نشانہ بنانا کسی بھی صورت میں مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس وزیر اعظم کے خاندان کو نشانہ بنا کر سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے، جو جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ وزیر اعظم کے والد کے خلاف مبینہ توہین آمیز الفاظ کے استعمال کی ذمہ داری سے کانگریس قیادت خود کو الگ نہیں کر سکتی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کانگریس پارٹی، ملکارجن کھرگے اور راہل گاندھی اس معاملے پر فوری وضاحت پیش کریں اور عوامی سطح پر معافی مانگیں۔ سمراٹ چودھری نے اس طرح کی بیان بازی کو سنگین معاملہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ سیاسی مخالفت کے نام پر وزیر اعظم کے اہل خانہ کے خلاف نفرت اور بدنیتی پر مبنی سیاست کو کسی بھی صورت میں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ واضح رہے کہ پٹنہ میں کانگریس کی جانب سے بہار کیسری ڈاکٹر شری کرشن سنگھ کے یوم پیدائش کے موقع پر ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا،

کانگریسی رکنیت حاصل کر بولے ڈاکٹر مہیندر پرتاپ گڑھ سنگ "راہل گاندھی کی مہم ووٹ چور گدی چھوڑ کو بدایوں میں منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا"

بدایوں۔ (آشوتوش/ہندستان نیوز بیورو) ریٹائرڈ ڈپٹی ایجوکیشن ڈائرکٹر ڈاکٹر مہیندر پرتاپ سنگھ، جو بدایوں کے سابق بی ایس اے رہ چکے ہیں، نے متعدد حامیوں کے ساتھ لکھنؤ میں اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے ہیڈ کوارٹر میں کانگریس پارٹی میں شامل ہونے کا حلف لیا۔ ریاستی کانگریس انچارج راجندر گوتم نے ڈاکٹر مہندر پرتاپ سنگھ کو پارٹی کی پگڑی پیش کی اور ریاستی نائب صدر انورادھا مشرا "مونا" نے انہیں باضابطہ طور پر رکنیت کا خط دے کر کانگریس پارٹی میں شامل کیا۔ سیکٹر انچارج کنال چودھری نے ڈاکٹر مہیندر پرتاپ سنگھ کا کانگریس پارٹی میں خیر مقدم کرتے ہوئے نامہ نگاروں کو بتایا کہ ڈاکٹر سنگھ کی پارٹی میں شمولیت سے ضلع میں کانگریس کی حمایت میں مزید اضافہ ہوگا۔ ڈاکٹر مہیندر پرتاپ سنگھ نے ممبرشپ انٹیک کمیٹی کے انچارج اسٹیٹ کمیٹی جنرل سکریٹری تتن شرما کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور ان کی مہربانی کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر کانگریس کے ریاستی جنرل سکریٹری اور سابق

ضلع صدر بدایوں اومکار سنگھ، بلسی اسمبلی حلقہ صدر یوگیش کمار شرما، ضلع جنرل سکریٹری مور پال پرجاپتی، محمد اگلاس خان، گاؤں کے سربراہ نیتر پال سنگھ سورج پور و متعدد حامیوں نے زبردست نعرے لگائے۔ بعد ازاں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر مہندر پرتاپ سنگھ نے کہا کہ عوامی لیڈر راہل گاندھی کی مہم "ووٹ چور گدی چھوڑ" کو بدایوں میں اس کے منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا۔ بولے عوامی بہتری کے لئے لیڈرشپ میں تعلیم یافتہ افراد کا ہونا بہت لازمی ہے۔ وہ بلسی اسمبلی حلقہ سے پارٹی امیدوار بطور نا صرف دعویداری بلکہ کامیابی کو یقینی مانتے ہیں۔ دریں اثنا سابق صدر کانگریس اومکار کار سنگھ نے وضاحتاً کہا کہ اسمبلی حلقہ بلسی سے دعویداری کا فیصلہ پارٹی عالاکمان کا ہوگا کسی فرد کا نہیں۔

ڈیجیٹل اریسٹ کے نام پر سائبر فراڈ، دو افراد گرفتار

نئی دہلی، 25 اکتوبر (ہ س)۔ ڈیجیٹل اریسٹ کے نام پر 2.10 کروڑ روپے کی سائبر دھوکہ دہی کے معاملے میں شمال مغربی دہلی کی سائبر پولیس نے دو ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ ملزمان کی شناخت سونو خان (36) اور ارجن چودھری (38) کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق، نیشنل سائبر کرائم رپورٹنگ پورٹل پر درج شکایات کی تحقیقات کے دوران ایک مشتبہ بینک اکاؤنٹ کا سراغ ملا۔ تفتیش میں سامنے آیا کہ 12 اکتوبر کو یمنا وہار میں واقع ایک بینک اکاؤنٹ میں 98,592 روپے منتقل کیے گئے تھے۔ بینک لین دین کی جانچ سے معلوم ہوا کہ اسی دن 49 ہزار روپے نکال لیے گئے، جبکہ باقی رقم چیک کے ذریعے نکالی گئی تھی۔ تحقیقات کے دوران اس رقم کا تعلق دہلی پولیس کی اسپیشل سیل کی آئی ایف ایس او یونٹ میں درج ڈیجیٹل اریسٹ فراڈ کے ایک معاملے سے سامنے آیا۔ جنک پوری کے رہائشی شکایت کنندہ نے الزام لگایا تھا کہ سائبر ٹھگوں نے اسے ڈیجیٹل اریسٹ کا خوف دکھا کر تقریباً 2.10 کروڑ روپے ہڑپ لیے۔ معاملے کی تحقیقات کے لیے سائبر تھانے کی ٹیم نے تکنیکی نگرانی اور بینک اکاؤنٹس سے متعلق دستاویزات کی جانچ کی۔ اس کے بعد پولیس نے 23 اکتوبر کو سونو خان کو اشوک نگر سے گرفتار کر لیا۔ وہ وہاں ڈسپوزیبل اشیا کی دکان چلاتا تھا۔ اس کے قبضے سے تین موبائل فون، مختلف بینکوں کے چھ ڈیبٹ کارڈ اور 10 چیک بکس برآمد کی گئیں۔

دہلی کے تمام سرکاری اسکولوں میں طبی سہولیات قائم کرے گی حکومت

نئی دہلی، 25 اکتوبر (ہ س)۔ دہلی حکومت محکمہ تعلیم کے تحت آنے والے تمام سرکاری اسکولوں میں طبی سہولیات قائم کرے گی۔ اس پہل کا مقصد اسکول کے اوقات میں طلبہ کو فوری ابتدائی طبی امداد اور ضروری دیکھ بھال فراہم کرنا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) 2020 کے مطابق یہ منصوبہ اسکولوں کو محفوظ، جامع اور طلبہ کی ضروریات کے تئیں حساس بنانے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ دہلی کے وزیر تعلیم آشش سود نے اتوار کو جاری ایک بیان میں بتایا کہ اسکولوں میں قائم کیے جانے والے طبی کمروں میں تربیت یافتہ صحت کارکنوں کی نگرانی میں زخموں کی پٹی کرنے، او آر ایس فراہم کرنے اور ضرورت پڑنے پر طلبہ کو کچھ دیر آرام کرنے کی سہولت دی جائے گی۔ تاہم، ان کمروں میں طبی جانچ سے متعلق خدمات یا ڈاکٹر کے نسخے پر دی جانے والی دوائیں فراہم نہیں کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہر اسکول میں ایک تربیت یافتہ صحت کارکن، مثلاً معاون نرس مڈوائف یا کثیر المقاصد صحت کارکن تعینات کیا جائے گا۔ یہ کارکن طلبہ کی فوری طبی ضروریات کے ساتھ ساتھ نوعمری سے متعلق صحت کے مسائل میں بھی مدد فراہم کریں گے۔ طبی کمرے میں طالبات کو ماہواری کے دوران اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے محفوظ، نجی اور آرام دہ جگہ بھی دستیاب ہوگی۔ وزیر تعلیم کے مطابق، اس منصوبے کے تحت دہلی کے تمام 1,086 سرکاری اسکولوں کو شامل کرنے کے لیے سالانہ تقریباً 48.87 کروڑ روپے خرچ ہونے کا تخمینہ ہے۔ منصوبے کو مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں ان اسکولوں میں طبی سہولیات قائم کی جائیں گی جہاں اس مقصد کے لیے الگ کمرے دستیاب ہیں۔ اس کے بعد متبادل کمروں اور پورٹا کیبن کے ذریعے دیگر اسکولوں میں بھی یہ سہولت فراہم کی جائے گی۔ آشش سود نے کہا کہ دہلی حکومت کا مقصد سرکاری اسکولوں میں زیر تعلیم ہر بچے کو محفوظ اور دیکھ بھال سے بھرپور ماحول فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکول کے اوقات میں کسی طالب علم کی طبیعت خراب ہونے یا اسے چوٹ لگنے کی صورت میں والدین اور اساتذہ کو یہ اعتماد ہونا چاہیے کہ اسکول کے احاطے میں ہی فوری ابتدائی طبی امداد اور مناسب دیکھ بھال دستیاب ہے۔

مدھیہ پردیش : وقف کی زمینوں پر سرکاری دعوے اور مساجد پر تنازعہ

بھوپال/گوالیار، 26 اکتوبر (ہ س)۔۔۔مدھیہ پردیش کے شہر گوالیار کے وسط میں واقع ایک مدرسے اور مسجد کے احاطے پر بچوں کے حقوق کے تحفظ کے کمیشن کی حالیہ چھاپہ مار کارروائی نے ایک بار پھر ان سوالات کو اجاگر کر دیا ہے، جو گزشتہ کئی برسوں سے ملک کے مختلف حصوں میں سرکاری اور عوامی زمین کے مذہبی استعمال کے حوالے سے اٹھتے رہے ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ چھاپے کے دوران مدرسے کی جانب سے منظوری یا تعمیرات سے متعلق کوئی دستاویز پیش نہیں کی جاسکی۔ دارالقرآن مدرسہ کے مہتمم اسے وقف کی ملکیت قرار دے رہے ہیں، جبکہ حکام اسے نزول کی زمین بتا رہے ہیں۔ شہر کے وسط میں واقع اس قیمتی زمین پر میناروں سمیت تعمیرات اور اندرونی کام بغیر میونسپل کارپوریشن کی اجازت کے جاری رہنے کے الزامات ہیں۔ کنٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل (سی اے جی) کی 2018 سے 2023 کی مدت سے متعلق آڈٹ رپورٹ، جو فروری 2026 میں مدھیہ پردیش اسمبلی میں پیش کی گئی، میں ریاست کے 20 اضلاع میں کروڑوں روپے مالیت کی ایسی 33 جائیدادیں ہیں جو وقف میں رجسٹرڈ ہیں لیکن محکمہ ؟ مال کے ریکارڈ میں انہیں سرکاری زمین کے طور پر دکھایا گیا ہے۔

مدھیہ پردیش ریاستی کمیشن برائے تحفظِ حقوق اطفال کی ٹیم نے حال ہی میں گوالیار میں اے جی آفس کے قریب واقع دارالقرآن مدرسے کا اچانک معائنہ کیا۔ شکایت تھی کہ بچوں کو مناسب منظوری کے بغیر وہاں رکھا جارہا ہے۔ موقع پر 26 بچوں کو بازیاب کرایا گیا۔ مدرسے کا انتظام چلانے والا فریق اس احاطے کو وقف کی ملکیت قرار دے رہا ہے۔ دوسری جانب سرکاری ریکارڈ کے مطابق اسے نزول کی زمین بتایا جارہا ہے۔ اس سے پہلے سی اے جی کی رپورٹ میں 2018 سے 2023 کے دوران وقف کی 81 جائیدادوں کی جانچ کی گئی۔ جانچ کے دوران پایا گیا کہ 20 اضلاع میں 33 جائیدادیں، یعنی تقریباً 41 فیصد، ایسی پائی گئیں جو وقف کے نام پر رجسٹرڈ ہیں لیکن سرکاری دستاویزات میں سرکاری ملکیت کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ ان جائیدادوں کا مجموعی رقبہ 2,09,639.48 مربع میٹر تھا اور ان کی تخمینی مالیت بھی کئی سو کروڑ روپے بتائی گئی ہے۔ ان میں اجتماعی مقاصد کے لیے مختص زمینیں بھی شامل تھیں۔ سی اے جی نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ متعلقہ اضلاع کے کلکٹروں نے ان رجسٹریشن کے عمل کو روکنے یا منسوخ کرنے کے لیے مؤثر ہدایات جاری نہیں کیں۔ بعض معاملات میں اعتراضات درج کیے گئے، اس کے باوجود رجسٹریشن کا عمل آگے بڑھتا رہا۔ رپورٹ کے مطابق، کئی جائیدادوں کی رجسٹریشن حالیہ برسوں میں ہوئی۔ دوسری جانب حکومت نے اپنے جواب میں اسے تکنیکی غلطی قرار دیا۔ رپورٹ میں مدھیہ پردیش وقف بورڈ کے کام کاج پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں، جن میں بجٹ کی بے ضابطگیاں، باقاعدہ آڈٹ کا فقدان اور عملے کی کمی شامل ہیں۔ 14 ہزار سے زیادہ رجسٹرڈ وقف جائیدادوں میں سے کئی کے حسابات پیش نہیں کیے گئے۔ سی اے جی کی رپورٹ نے مدھیہ پردیش میں زمین کے ریکارڈ کے انتظام، مختلف محکموں کے درمیان تال میل اور ادارہ جاتی جواب دہی کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ گوالیار کے معاملے میں زمین کی الاٹمنٹ اور تعمیرات سے متعلق دستاویزات کی جانچ جاری رکھنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ ملک بھر میں اس طرح کے معاملات میں ملکیت کے ریکارڈ، تعمیراتی اجازت ناموں اور زمین کے مقررہ استعمال کی جانچ کی جانی چاہیے۔ قابل ذکر ہے کہ ملک گیر سطح پر وقف جائیدادوں کی تعداد 8 لاکھ سے زیادہ اور ان کا مجموعی رقبہ تقریباً 6 لاکھ ایکڑ بتایا جاتا ہے۔ مدھیہ پردیش کے علاوہ کرناٹک، اتر پردیش، مہاراشٹر، تمل ناڈو اور بہار میں بھی زمین کی ملکیت اور لیز کے حوالے سے بڑے تنازعات سامنے آتے رہے ہیں۔ کئی معاملات ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ تک پہنچے، جہاں اس بات پر زور دیا گیا کہ ملکیت کا تعین شواہد اور قانونی طریق ؟ کار کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔

خدمت کوئی تقریب نہیں بلکہ مزاج بنے، 'میں' کے بجائے 'ہم' کے جذبے کے ساتھ کریں کام: نتن نوین

سروہی/جے پور، 26 اکتوبر (ہ س)۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر اور راجیہ سبھا کے رکن نتن نوین نے کہا کہ برہما کماری ادارے کا 90 سالہ روحانی سفر خدمت، سادھنا، امن اور عالمی اخوت کی ایک مثال ہے۔ ادارے کے موضوع 'بیداری سے عمل تک' کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بیداری اسی وقت بامعنی ہوتی ہے، جب انسان اپنے خیالات کو عمل میں ڈھالے اور اپنے طرزِ عمل سے سماج میں مثبت تبدیلی لائے۔ انہوں نے کہا کہ بے لوث خدمت، لگن اور تعاون بھارتی ثقافت کی پہچان ہیں۔ خدمت ہمارے لیے محض ایک تقریب یا سرگرمی نہیں، بلکہ ہمارا مزاج بننی چاہیے۔ ہر شخص کو 'میں' کے بجائے 'ہم' کے جذبے کے ساتھ سماج اور ملک کے مفاد میں کام کرنا چاہیے۔ بی جے پی صدر نتن نوین پیر کو ابو روڈ واقع برہما کماری ادارے کے 90 ویں یوم تاسیس کے موقع پر منعقدہ 'نو ڈشکوتسو' اور عالمی سربراہی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس ادارے نے اربودانچل کی سرزمین کو یوگ، سادھنا اور روحانی بیداری کے ایک اہم مرکز کے طور پر ترقی دی ہے۔ ادارے میں خواتین کی قیادت کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھارتی روایت میں علم، فلسفے اور روحانیت کے میدان میں خواتین کا اہم کردار رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے 'خواتین کی ترقی' کے بجائے 'خواتین کی قیادت میں ترقی' کے وژن کے مطابق، خواتین کی قیادت سماج اور ملک کو نئی سمت دینے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ نتن نوین نے منشیات سے نجات کی مہم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کو نشے سے دور رکھ کر ہی ملک کے مستقبل کو محفوظ اور مضبوط بنایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کی پہل پر شروع کی گئی منشیات مخالف مہم کو عوام کی وسیع شراکت داری کے ذریعے آگے بڑھانا ہوگا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ برہما کماری ادارے اور حکومت کی مشترکہ کوششوں سے منشیات سے نجات کا پیغام بڑے پیمانے پر لوگوں تک پہنچایا جائے گا۔ نتن نوین نے کہا کہ سال 2047 تک بھارت کو ترقی یافتہ ملک بنانے کا وزیر اعظم کا خواب، ملک کے 140 کروڑ شہریوں کا مشترکہ عزم ہونا چاہیے، کیونکہ ملک کی تعمیر صرف حکومتوں کی ذمہ داری نہیں، بلکہ سماج کے ہر شہری کا فرض ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ تین اہم عہد کریں: ہر نوجوان تک اخلاقی اقدار پر مبنی تعلیم پہنچائیں، خدمت کے جذبے کے ساتھ سماج اور لوگوں کے درمیان کام کریں اور فطرت کے تئیں اپنے رویے کو بہتر بنا کر ماحول کے تحفظ میں اپنا تعاون دیں۔

وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے بھی خطاب کیا

اس موقع پر راجستھان کے وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے کہا کہ وزیر اعظم کی پہل پر بین الاقوامی یوگ ڈے کے ذریعے بھارتی یوگ روایت کو عالمی سطح پر شناخت ملی ہے۔ برہما کماری ادارہ راج یوگ کے ذریعے عالمی امن اور فلاح و بہبود کے لیے کام کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم 'وکست بھارت' کے عزم کو پورا کرنے کے لیے 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس' کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ بھارت میں جی 20 سربراہی اجلاس کے ذریعے دنیا کو 'ایک زمین، ایک خاندان اور ایک مستقبل' کا پیغام دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایودھیا میں رام للا کی پران پرتشٹھا اور سومناتھ، کاشی اور مہاکال لوک میں ہونے والے ترقیاتی کاموں سے ملک کی ثقافتی بیداری کو نئی توانائی ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کی ڈبل انجن حکومت روحانی ترقی اور فطرت کے فروغ کے لیے پوری پابندی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ مندروں، سنتوں اور لوک دیوتاؤں سے وابستہ تیرتھ مقامات کو ترقی دینے کے ساتھ ساتھ ان کے تاریخی اور ثقافتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے پینوراما بھی تعمیر کیے جارہے ہیں۔ بھجن لال شرما نے کہا کہ ہماری ثقافت 'سروے بھونتو سکھنہ' یعنی 'سب خوش رہیں' کے جذبے کے تحت تمام جانداروں، فطرت اور ماحول کی بھلائی کی تمنا کرتی ہے۔ ہماری ثقافت ہر جاندار میں شیو اور ہر انسان میں نارائن کا روپ دیکھتی ہے۔ ہمارے لیے گنگا اور جمنا جیسی ندیاں مائیں ہیں، آبو راج اور گر راج پہاڑ دیوتا ہیں، جبکہ کھیجڑی اور پیپل کے درخت قابلِ احترام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت وزیر اعظم کی رہنمائی میں آبو راج کی ترقی کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ علاقے میں ہوائی پٹی کی ترقی کے سلسلے میں مرکزی حکومت کے ساتھ تال میل قائم کیا جارہا ہے۔ بہتر رابطہ سہولتوں اور ترقیاتی کاموں سے علاقے میں سیاحت سمیت دیگر سرگرمیوں کو فروغ ملے گا۔ اس سے قبل بی جے پی صدر نتن نوین اور وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے برہما کماری ادارے کے شانتی ون میں مراقبہ کیا اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے دعا کی۔

کھڑگے کے تبصرے کے خلاف دہلی بی جے پی کا احتجاج، ہرش ملہوترا سمیت کئی رہنما حراست میں

نئی دہلی، 26 اکتوبر (ہ س)۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کے مبینہ تبصرے کے خلاف پیر کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دہلی پردیش صدر ہرش ملہوترا کی قیادت میں پارٹی کے سینئر رہنماؤں اور کارکنوں نے راجا جی مارگ پر احتجاج کیا۔ بی جے پی رہنما اور کارکن سینا بھون سرکل، راجا جی مارگ اور وجے چوک کے قریب جمع ہوئے اور کانگریس اور اس کے صدر ملکارجن کھڑگے کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے احتجاج کیا۔ بی جے پی نے کھڑگے پر الزام لگایا کہ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کے لیے قابلِ اعتراض الفاظ استعمال کیے ہیں۔ احتجاج کے دوران دہلی پولیس نے دہلی بی جے پی کے صدر ہرش ملہوترا، نائب صدر راجیش بھاٹیہ اور جنرل سکریٹری موہن لال گہارا سمیت کئی دیگر رہنماؤں کو حراست میں لے لیا۔ پولیس تمام رہنماؤں کو مندر مارگ تھانے لے گئی۔

پنجاب میں امن وقانون کی صورتِ حال پر بی جے پی کا بھگونت مان حکومت پر حملہ

نئی دہلی، 26 اکتوبر (ہ س)۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے پنجاب کی عام آدمی پارٹی (عآپ) حکومت پر جرائم پر قابو پانے میں پوری طرح ناکام رہنے کا الزام لگایا ہے۔ بی جے پی نے کہا کہ پنجاب میں امن وقانون کی صورتِ حال تشویش ناک ہے اور ریاست میں قتل، منشیات اور دیگر مجرمانہ واقعات سے متعلق خبریں مسلسل سامنے آرہی ہیں۔ بی جے پی کے قومی ترجمان گورو بھاٹیہ نے پیر کو یہاں ایک پریس کانفرنس میں الزام لگایا کہ پنجاب میں جرائم پیشہ افراد کے حوصلے بڑھ رہے ہیں اور عام شہری خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں۔ انہوں نے ریاست کے موجودہ حالات کے لیے بھگونت مان حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے الزام لگایا کہ حکومت جرائم پیشہ افراد کے خلاف مؤثر کارروائی کرنے کے بجائے انہیں تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ بھاٹیہ نے عآپ پر حملہ کرتے ہوئے اسے 'انارکی کرائم پارٹی' قرار دیا۔ بھاٹیہ نے گزشتہ 24 سے 36 گھنٹوں کے دوران پیش آنے والے قتل کے تین واقعات کا ذکر کیا۔ ان میں پہلا واقعہ پنجاب کے ضلع موگا میں دو نوجوانوں کے قتل کا تھا۔ بھاٹیہ کے مطابق، ہتھیاروں سے لیس حملہ آور بغیر نمبر پلیٹ والی کالی اسکارپیو گاڑی میں پہنچے اور دونوں نوجوانوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ اس واقعے میں دونوں نوجوانوں کی موت ہوگئی، جبکہ کئی دیگر افراد زخمی ہوئے۔ انہوں نے اس واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے ریاست میں غیر قانونی ہتھیاروں کی دستیابی اور کھلے عام فائرنگ کے واقعات پر سوال اٹھائے۔ بی جے پی ترجمان نے کہا کہ بغیر نمبر پلیٹ والی گاڑی، ہتھیاروں سے لیس حملہ آوروں اور دن دہاڑے فائرنگ جیسے واقعات ریاست میں امن وقانون کی صورتِ حال پر سنگین سوالات کھڑے کرتے ہیں۔

ویجیلنس بیداری ہفتہ کا پہلا دن: سماجی انصاف کی وزارت میں دیانت داری کے حلف کے ساتھ کام کاج کا آغاز

نئی دہلی، 26 اکتوبر (ہ س)۔ ملک بھر میں شروع ہونے والے 'ویجیلنس بیداری ہفتہ' کے پہلے دن پیر کو مرکزی وزارتِ سماجی انصاف و تفویضِ اختیارات میں دیانت داری کا حلف لینے کے ساتھ پروگراموں کا باضابطہ آغاز ہوا۔ وزارت کے سکریٹری سدھانش پنت نے تقریب کی صدارت کرتے ہوئے سینئر افسران اور ملازمین کو انتظامی نظام میں شفافیت اور اخلاقی طرزِ عمل برقرار رکھنے کا حلف دلایا۔ یہ پروگرام 26 اکتوبر سے یکم نومبر تک جاری رہے گا۔

فوج کو برتری برقرار رکھنے کے لیے نئی صلاحیتیں اور بہتر طریقے اپنانے ہوں گے: لیفٹیننٹ جنرل پشپیندر سنگھ

نئی دہلی، 26 اکتوبر (ہ س)۔ مغربی کمان کے جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف لیفٹیننٹ جنرل پشپیندر سنگھ نے کہا ہے کہ فوج کو اپنی برتری برقرار رکھنے کے لیے نہ صرف نئی صلاحیتیں تیار کرنی ہوں گی، بلکہ موجودہ فوجی پلیٹ فارمز کو زیادہ مؤثر، طاقتور اور پائیدار بنانے کے لیے بھی بہتر طریقے تلاش کرنا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ڈرون، مصنوعی ذہانت (اے آئی)، درست نشانہ لگانے والے ہتھیار اور دیگر جدید ٹیکنالوجیز جنگ لڑنے کے طریقوں کو تبدیل کر رہی ہیں۔ لیفٹیننٹ جنرل پشپیندر سنگھ نے پیر کو نئی دہلی کے مانیک شا سینٹر میں 'میکنائزیشن ٹیکنالوجی سمپوزیم 2.0' (ایم ٹی ایس 2.0) کے تعارفی پروگرام کا افتتاح کیا۔ اس کا انعقاد مغربی کمان نے سوسائٹی آف انڈین ڈیفنس مینوفیکچررز (ایس آئی ڈی ایم) کے اشتراک سے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ 14 اور 15 دسمبر کو چنڈی گڑھ کے چنڈی مندر ملٹری اسٹیشن میں 'مستقبل کی جنگ کے لیے موجودہ پلیٹ فارمز کی تبدیلی' کے موضوع پر سمپوزیم منعقد ہوگا۔ اس میں ہندوستانی فوج، دفاعی صنعت اور تعلیمی شعبے سے وابستہ ماہرین شرکت کریں گے اور میکانائزڈ فوجی دستوں کی جدید ٹیکنالوجی اور صلاحیتوں میں اضافے پر تبادلہ خیال کریں گے۔ لیفٹیننٹ جنرل پشپیندر سنگھ نے کہا کہ اس پہل کا مقصد ہندوستانی ٹیکنالوجی اور اختراعات کا بہترین استعمال کرتے ہوئے موجودہ جنگی پلیٹ فارمز کو مستقبل کے میدانِ جنگ میں برتری دلانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبے میں نچلی سطح سے ضروریات کی شناخت کرنے کا طریقہ اپنایا گیا ہے، جس کے تحت فوجیوں کو میدان میں درپیش حقیقی مسائل کی بنیاد پر ٹیکنالوجی سے متعلق حل تلاش کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان عملی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مخصوص مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے اور ان سے متعلق دستاویزات تیار کر کے ہندوستانی صنعتوں، اسٹارٹ اپس اور تعلیمی اداروں کے ساتھ شیئر کی جارہی ہیں، تاکہ ان کے لیے قابلِ عمل، کم خرچ اور اختراعی حل تلاش کیے جاسکیں۔ سمپوزیم میں فوجی صلاحیتوں میں اضافے، جدید ٹیکنالوجی کے استعمال، بدلتے حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے، حملہ آور قوت، جدید کاری اور خود انحصاری پر توجہ دی جائے گی۔ اس پروگرام کے ذریعے فوجی ضروریات اور عملی مشکلات کو واضح مسئلہ جاتی بیانات میں تبدیل کرنے پر بھی زور دیا جائے گا، تاکہ ان کے مطابق مؤثر حل تیار کیے جاسکیں۔ اس کے علاوہ دفاعی شعبے میں مقامی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے، فوج اور شہری صنعتوں کے درمیان تعاون بڑھانے اور مقامی ٹیکنالوجی کی اختراعات کو فروغ دینے کے امکانات پر بھی تبادلہ خیال ہوگا۔ اس کانفرنس میں فوجی صارفین، دفاعی صنعت کے نمائندوں، ماہرینِ تعلیم اور دیگر متعلقہ فریقوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کیا جائے گا، جہاں موجودہ فوجی پلیٹ فارمز کی جدید کاری اور مستقبل کی جنگی ضروریات پر غور کیا جاسکے گا۔

بی جے پی نے جموں میں کانگریس قیادت کے خلاف احتجاج کیا

جموں، 26 اکتوبر (ہ س)۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے مرحوم والد کے خلاف کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کے مبینہ متنازعہ بیان پر بی جے پی نے جموں سمیت جموں وکشمیر کے کئی اضلاع میں احتجاجی مظاہرے کیے۔ جموں کے ڈوگرا چوک میں پارٹی کارکنوں نے کانگریس قیادت کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے ملکارجن کھڑگے اور راہل گاندھی کے پوسٹر نذرِ آتش کیے۔ بی جے پی رکن اسمبلی شگن پریہار اور بھارتیہ جنتا یووا مورچہ کے جموں و کشمیر صدر ارون پربھات کی قیادت میں سینکڑوں کارکنوں نے ڈوگرا چوک میں ریلی نکالی اور بعد ازاں سڑک پر مختصر دھرنا دیا۔ یہ احتجاج پٹنہ میں اتوار کو ایک تقریب کے دوران کھڑگے سے منسوب بیان کے بعد کیا گیا، جس پر بی جے پی رہنماؤں نے سخت اعتراض ظاہر کیا۔ اس موقع پر شگن پریہار نے کہا کہ مبینہ بیان نہ صرف وزیر اعظم کے مرحوم والد بلکہ مرحوم بزرگوں کے احترام کے بھی خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کے خاندان کے بارے میں اس طرح کے بیانات ناقابلِ قبول ہیں۔ پریہار نے کانگریس پر جمہوری اور آئینی اداروں کے وقار کو مجروح کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔

فرحین شیخ کو "ویژنری اسکول لیڈر آف دی ایئر" ایوارڈ سے نوازا گیا

ستارہ (نمائندہ خصوصی): انجمن خیر الاسلام اردو (سیمی انگلش) ہائی اسکول، ستارہ کی ہیڈ مسٹریس فرحین انجم ریاض شیخ کو ایڈ ایکس (Edex) ایوارڈز کی ساتویں تقریب میں "ویژنری اسکول لیڈر آف دی ایئر" کے باوقار اعزاز سے نوازا گیا۔ یہ تقریب 25 اکتوبر 2026 کو پونے، مہاراشٹر میں منعقد ہوئی۔ فرحین شیخ کو یہ اعزاز تعلیمی میدان میں ان کی قیادت، اسکول کی ترقی اور طلبہ کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے کی جانے والی کوششوں کے اعتراف میں دیا گیا۔ ان کی رہنمائی میں اسکول تعلیمی معیار کو بہتر بنانے، طلبہ کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور غریب و ضرورت مند طلبہ کو بہتر تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ اس کامیابی پر فرحین شیخ نے وائی اینڈ ایم انجمن خیر الاسلام ٹرسٹ، ممبئی کے جنرل سکریٹری جناب ہانی احمد فرید صاحب اور پوری انتظامیہ کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کی مسلسل رہنمائی، تعاون اور حوصلہ افزائی اسکول کی ترقی اور طلبہ کے بہتر مستقبل کے لیے نہایت اہم ہے۔ انہوں نے اسکول کے اساتذہ، طلبہ اور تمام معاونین کی محنت کو بھی اس کامیابی کا اہم حصہ قرار دیا۔ اس اعزاز سے اسکول کے اساتذہ اور خیر خواہوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ یہ ایوارڈ فرحین شیخ کے لیے مزید جوش و جذبے کے ساتھ تعلیمی خدمات انجام دینے کا باعث بنے گا۔

سنجے سراوگی کی قیادت میں بی جے پی کارکن سڑکوں پر اترے، کانگریس کے خلاف جم کر نعرے بازی

وزیر اعظم نریندر مودی کے اہل خانہ سے متعلق مبینہ تبصرے کے خلاف پٹنہ میں احتجاج، کانگریس صدر ملیکارجن کھڑگے کا پتلا نذرِ آتش

پٹنہ، 26 اکتوبر (ہ س)۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے بارے میں کانگریس کے قومی صدر ملیکارجن کھڑگے کے مبینہ تبصرے کے خلاف پیر کے روز بہار بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے پٹنہ میں زبردست احتجاج کیا۔ ریاستی بی جے پی صدر سنجے سراوگی کی قیادت میں سینکڑوں کارکن سڑکوں پر اترے اور کانگریس قیادت کے خلاف جم کر نعرے بازی کرتے ہوئے اپنے غصے کا اظہار کیا۔ احتجاج کے دوران کارکنوں نے کھڑگے کا پتلا نذرِ آتش کیا۔ اس سے قبل پتلے کو تھپڑ مار کر احتجاج درج کرایا گیا۔ کارکنوں کے ہاتھوں میں کانگریس اور راہل گاندھی کے خلاف نعرے درج تختیاں اور پوسٹر بھی موجود تھے۔ ریاستی بی جے پی دفتر کے قریب بڑی تعداد میں جمع ہونے والے کارکنوں نے انکم ٹیکس گولمبر سے ہوتے ہوئے ڈاک بنگلہ چوراہے تک مارچ کیا۔ وہاں کانگریس رہنماؤں کے پتلے نذرِ آتش کر کے احتجاج درج کرایا گیا۔ مظاہرے میں بہار حکومت کے وزیر رام کرپال یادو، رکن اسمبلی اور چیف وہپ سنجیو چورسیا سمیت پارٹی کے کئی سینئر رہنما اور عہدیداران شریک ہوئے۔ ریاستی بی جے پی صدر سنجے سراوگی نے کانگریس صدر کے مبینہ تبصرے پر سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم کی سیاسی پالیسیوں سے اختلاف کیا جاسکتا ہے، لیکن ان کے آنجہانی والدین کے بارے میں نازیبا الفاظ کا استعمال کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے بھی بہار کی سرزمین پر وزیر اعظم نریندر مودی کی آنجہانی والدہ کے خلاف غیر مہذب زبان استعمال کی گئی تھی۔ انہیں یاد ہے کہ ان کے آبائی ضلع دربھنگہ میں بھی وزیر اعظم کی والدہ کے خلاف نازیبا الفاظ کہے گئے تھے۔ سنجے سراوگی نے الزام لگایا کہ اب کانگریس کے قومی صدر ملیکارجن کھڑگے نے بہار کیسری شری کرشن سنگھ کے یوم پیدائش کے باوقار پروگرام کے دوران وزیر اعظم کے آنجہانی والد کے بارے میں قابلِ اعتراض زبان استعمال کی۔ انہوں نے کہا کہ کئی دہائیاں قبل انتقال کر چکے شخص کے خلاف اس طرح کا تبصرہ سیاسی اخلاقیات کے منافی ہے اور بہار کے عوام ایسی زبان برداشت نہیں کریں گے۔ بی جے پی ریاستی صدر نے کہا کہ عوام نے کانگریس اور مہاگٹھ بندھن کو جس طرح مسترد کیا ہے، اس سے ان جماعتوں کی مایوسی ان کے بیانات میں صاف دکھائی دیتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس رہنما سیاسی پلیٹ فارموں سے عوامی مسائل اٹھانے کے بجائے غیر مہذب تبصروں کے ذریعے اپنی بھڑاس نکال رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم ملک کی قیادت کرتے ہیں، اس لیے ان کے عہدے کے وقار کے ساتھ ساتھ ان کے خاندان کے لیے بھی احترام پر مبنی زبان استعمال کی جانی چاہیے۔ سراوگی نے مزید کہا کہ ماضی میں بھی وزیر اعظم کے خلاف 'موت کا سوداگر' اور 'نیچ' جیسے الفاظ استعمال کیے گئے اور ان کے غریب پس منظر کو لے کر بھی تبصرے کیے گئے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ عوام ایسے بیانات کا جواب جمہوری طریقے سے دیں گے اور کانگریس کو اس کے سیاسی نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بہار کیسری شری کرشن سنگھ کے یوم پیدائش جیسے باوقار موقع پر وزیر اعظم کے انجہانی والد کے بارے میں غیر مہذب زبان کا استعمال افسوس ناک ہے۔ جمہوریت میں سیاسی مخالفت کا حق سب کو حاصل ہے، لیکن مخالفت کے نام پر ذاتی اور خاندانی احترام کی حدود کو پامال کرنا مناسب نہیں ہے۔ بی جے پی رہنماؤں نے بھی کانگریس صدر کے مبینہ تبصرے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم اور ان کے خاندان کے خلاف غیر مہذب زبان کا استعمال ملک کے عوام قبول نہیں کریں گے۔

وزیر اعظم کے والد کی توہین کے خلاف بی جے پی کا احتجاج، کھڑگے اور راہل گاندھی کے خلاف نعرے بازی

گوہاٹی، 26 اکتوبر (ہ س)۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی جانب سے وزیر اعظم نریندر مودی کے آنجہانی والد کے خلاف مبینہ طور پر قابلِ اعتراض تبصرہ کیے جانے کے خلاف آسام پردیش بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے پیر کے روز گوہاٹی میں دھرنا دیا۔ بی جے پی نے کانگریس قیادت سے فوری معافی مانگنے کا مطالبہ کرتے ہوئے خبردار کیا کہ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو پارٹی کے خلاف بڑے پیمانے پر عوامی تحریک شروع کی جائے گی۔

نئے پولنگ اسٹیشنوں کی فہرست کے مسودے کی تجویز متفقہ طور پر منظور

انتخابی فہرستوں کی حتمی اشاعت 04 جنوری 2027 کو کی جائے گی: ڈی ایم

بدایوں (آشوتوش/ہندستان نیوز بیورو) عدلیہ کی سختی و انتخابات کی قریب تر ہوتی تواریخ کو زیرِ غور رکھتے ہوئے ضلع سطح سے پولنگ اسٹیشنوں کی مسودہ فہرست 19 اکتوبر 2026 کو شائع کی گئی تھی۔ مسودہ فہرست کے بارے میں کسی بھی تسلیم شدہ سیاسی جماعت کی جانب سے کوئی اعتراض یا تجاویز موصول نہ ہونے کے سبب سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے متفقہ طور پر مسودہ فہرست کے مطابق نئے پولنگ اسٹیشنوں کی تجویز چیف الیکٹورل آفیسر، لکھنؤ کو پیش کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں منعقد میٹنگ کی صدارت کرتے ہاںے ضلع مجسٹریٹ/ضلع الیکشن آفیسر اونیش رائے نے تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے اسمبلی حلقوں کے لیے پولنگ اسٹیشنوں کی الاٹمنٹ کے متعلق بات کی۔ نائب ضلع الیکشن آفیسر مہیندر کمار شریواستو نے ضلع مجسٹریٹ اور تمام تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو مطلع کیا کہ چیف الیکٹورل آفیسر، اتر پردیش کی ہدایات کے مطابق 200,1 ووٹروں کی بنیاد پر پولنگ اسٹیشن مختص کیے جارہے ہیں۔ اس کے تحت پولنگ اسٹیشنز کی فزیکل ویری فکیشن، ری ڈیزائنیشن اور نئے پولنگ اسٹیشنز کے قیام کے لیے عمارتوں کی مارکنگ کی گئی۔ پولنگ مراکز کی دستاویزی فہرست 19 اکتوبر 2026 کو شائع ہوئی تھی۔ اعتراضات اور تجاویز وصول کرنے کی آخری تاریخ 26 اکتوبر مقرر کی گئی تھی، لیکن کوئی اعتراض/تجاویز موصول نہیں ہوئیں۔ ضلع الیکشن افسر نے بتایا کہ پولنگ اسٹیشن کی تجویز، تمام ضروری دستاویزات کے ساتھ، 27 اکتوبر 2026 کو منظوری کے لیے چیف الیکٹورل آفیسر لکھنؤ اتر پردیش، کو بھیجی جائے گی۔

خصوصی مہم کی تاریخوں کا دوبارہ اعلان کیا گیا۔

خصوصی سمری ریویژن-2027 کے حوالے سے، جو کہ یکم جنوری 2027 کو چلائی جائے گی، یہ بھی بتایا گیا کہ الیکشن کمیشن نے نومبر کے خصوصی پروگرام کے دوبارہ انعقاد کے لیے 21، 22، 28، اور 29 نومبر 2026 کی خصوصی مہم کی تاریخوں کا اعلان کیا ہے۔ ان تاریخوں پر تمام متعلقہ افسران اور ملازمین بشمول BLOs فی بوتھ پر موجود رہیں گے۔ ایک مقررہ فنڈ کی بنیاد پر اپنا ووٹ رجسٹرڈ، تبدیل یا ترمیم کروانے کے لیے، آپ بوتھ پر جا کر فارم بھر سکتے ہیں۔ انتخابی فہرستوں کی مسودے کی اشاعت 12 نومبر 2026 کو کی جائے گی اور 12 نومبر سے 11 دسمبر 2026 تک دعوے اور اعتراضات وصول کیے جائیں گے۔ انتخابی فہرستوں کی حتمی اشاعت 04 جنوری 2027 کو کی جائے گی۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر نے سیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے اپیل کی کہ وہ خصوصی مہم میں تعاون کریں اور ضلع کے تمام چھ اسمبلی حلقوں میں 18 سال کی عمر مکمل کرنے والے نوجوانوں اور خواتین ووٹرز کے نام ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کے لیے سرگرم کوششیں کریں۔ انہوں نے تمام اسمبلی حلقوں کے پولنگ مراکز پر بوتھ لیول ایجنٹس (بی ایل اے) مقرر کرنے کو بھی کہا ہے۔ اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے نمائندے اشوک یادو، بھارتیہ جنتا پارٹی کے ضلع جنرل سکریٹری شیلیندر موہن شرما، عام آدمی پارٹی کے ضلع نائب صدر دنیش سنگھ راٹھور، بہوجن سماج پارٹی کے ضلع سکریٹری اروند پردھان، کانگریس کمیٹی کے ضلع صدر سورج پال سنگھ سولنکی، داتا گنج ایس ڈی ایم ونود کمار اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ الیکشن انچارج اشوک کمار ورما و دیگر موجود رہے۔

ویئر ہاؤس کا بیرونی معائنہ

ضلع مجسٹریٹ اور ضلع الیکشن آفیسر اونیش رائے نے سیاسی پارٹی کے عہدیداروں کے ساتھ کلکٹریٹ میں واقع VVPAT اور EVM گودام کا بیرونی معائنہ کر حفاظتی انتظامات اور انتظامات کا جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران انہوں نے گودام کے حفاظتی نظام، احاطے کی صفائی، سی سی ٹی وی کیمروں، فائر فائٹنگ آلات اور دیگر ضروری انتظامات کا معائنہ بھی کیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ عہدیداروں کو وی وی پی اے ٹی اور ای وی ایم گودام کی حفاظت سے متعلق تمام معیارات کی صد فیصد تعمیل کو یقینی بنانے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ گودام کے احاطے میں حفاظتی انتظامات مؤثر رہنے چاہئیں اور سی سی ٹی وی کیمرے، برقی نظام اور دیگر ضروری وسائل ہمیشہ ورکنگ آرڈر میں ہونے چاہئیں۔

حکومت مالیاتی خسارہ کم کرنے کے لیے پُرعزم ہے: نرملا سیتارمن

تروچیراپلی (تمل ناڈو)، 26 اکتوبر (ہ س):۔ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے پیر کے روز یہاں کہا کہ حکومت مالیاتی خسارہ کم کرنے کے لیے پُرعزم ہے، جس کا اظہار سالانہ بجٹ میں بھی ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سال 2030 تک قومی قرض کو مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کے 50 فیصد تک محدود رکھنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ سیتارمن نے تمل ناڈو کے تروچیراپلی میں سیتالکشمی راماسوامی کالج کی پلاٹینم جبلی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ وزیر خزانہ نے واضح کیا کہ حکومت مالیاتی خسارہ کم کرنے اور مالیاتی نظم وضبط برقرار رکھنے کے لیے پوری طرح پُرعزم ہے۔ قومی قرض کے حوالے سے ظاہر کی جانے والی تشویش پر انہوں نے کہا کہ کورونا وبا کے بعد سے ہر ملک قرض سے متعلق چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔ سیتارمن نے کہا، "ہم سالانہ بجٹ میں ظاہر کیے گئے اپنے عزم کے مطابق مالیاتی خسارہ کم کرنے کے لیے پُرعزم ہیں۔ ہم نے کھل کر اپنا ہدف بتایا ہے کہ 2030 تک قومی قرض کو جی ڈی پی کے 50 فیصد تک محدود رکھا جائے گا۔ حکومت کے قرض کو کم کرنے کے لیے ہم مسلسل اقدامات کر رہے ہیں اور بین الاقوامی اداروں نے قرض کے انتظام کے تئیں ہندوستان کے نظم وضبط پر مبنی نقطہ نظر کو تسلیم کیا ہے۔" انہوں نے کہا کہ سیتالکشمی راماسوامی کالج (ایس آر سی) سال 2051 میں اپنے قیام کے 100 سال مکمل کرے گا۔